THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the June 06, 2022
(318th Session)
Volume II, No.08
(Nos. 01-17)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume II	SP.II (08)/2022
No.08	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 3
3. Introduction of [The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children Bill, 2022] 10
4. Introduction of [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022] 11
5. The Smart Institute of Sciences and Technology Bill, 2022 12
6. Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Quratulain Marri regarding the Trained Paramedical Staff Facility Bill, 2019 14
7. Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Quratulain Marri regarding Maternity and Paternity Leave Bill,2020 15
8. Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Fawzia Arshad regarding the Trade Organizations (Amendment) Bill,2021 16
9. Motion under Rule 115 moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding withdrawal of Bills 17
10. Motion under Rule 115 moved by Senator Seemee Ezdi for withdrawal of the Constitution (Amendment) Bill, 2021 (Amendment of Article 59) 21
11. Condemnation of the derogatory remarks made by two office bearers of the Indian BJP party about Prophet Muhammad (P.B.U.H.) 23
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House 23
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition 24
    - Senator Mushtaq Ahmed 25
    - Senator Ejaz Ahmad Chaudhary 28
    - Senator Dr. Asif Kirmani 30
    - Senator Nisar Ahmed Khuhro 33
    - Senator Faisal Javed 34
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati 37
    - Senator Rubina Khalid 38
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 39
    - Senator Kamil Ali Agha 41
    - Senator Saifullah Sarwar Khan Nyazee 44
    - Senator Hidayatullah Khan 44
    - Senator Maulana Atta Ur Rehman 46
    - Senator Syed Shibli Faraz 47
    - Senator Danesh Kumar 49
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 51
    - Senator Bahramand Khan Tangi 54
    - Senator Dilawar Khan 55
    - Senator Zarqa Suharwardy Taimur 56
    - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 58
    - Senator Professor Sajid Mir 59
    - Senator Muhammad Abdul Qadir 62
    - Senator Muhammad Humayun Mohmand 64
    - Senator Kamran Murtaza 66

- Senator Afnan Ullah Khan 69
- Senator Sana Jamali 71
- Senator Gurdeep Singh.....73
- Senator Engr. Rukhsana Zuberi 74
- Senator Kamran Michael 75
- Senator Mushahid Hussain Sayed.....76
- Senator Walid Iqbal 80

12. Motion moved under Rule 263 for Dispensation of Rules 83
13. Point of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding gross violation for the appointment and selection of constables by Model Custom Collector, Quetta 86

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the June 06, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَ یَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْکُمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ﴿۲۷﴾ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْۤا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے بابرکت نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے متوجہ ہو اور جو لوگ اپنے گزرے ہوؤں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ

ہلکا کردے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ وماعلینا الاالبلاغ۔

سورۃالنساء (آیات نمبر26تا29)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Leave applications لے لوں، جی؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں Leave applications لے لوں، پھر آپ لوگ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی تشریف رکھیں، آپ لوگ سارے ایک ساتھ کھڑے ہیں۔ میں صرف Leave applications لے لوں پھر آپ لوگوں کو وقت دے رہا ہوں۔ تنگی صاحب! بیٹھیں Leave applications لینے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بالکل جی دعا کراتے ہیں۔ جی مشتاق صاحب! دعا کریں اس کے لئے۔

(مداخلت)

Fateha

جناب چیئرمین: سپاہی ہمارے بلوچستان میں شہید ہوا ہے اس کے لئے دعا کریں، دیگر جو بھی Forces کے لوگ شہید ہوئے ہیں اور جدھر بھی سب کے لئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی جتنے بھی Forces کے لوگ اور باقی جتنے بھی لوگ شہید ہوئے ہیں

سب کے لیے دعا کریں۔

(ایوان میں شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ تین جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشو بائی بیرون ملک ہونے کی بناپر مؤرخہ 30 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 23تا27 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 23تا8 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بناپر مورخہ یکم تا20 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مشاہد حسین صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 2 جون کواجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نےاس تاریخ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر عمرفاروق صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 30 مئی کواجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نےاس تاریخ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ بیرون ملک ہونے کی بناپر مورخہ 6تا8 جون اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تنگی صاحب، ایک سیکنڈ، points of public importance آخر میں لیں گے۔ہر طرف سے لوگ کھڑے ہیں ، پھر میں نہیں روک سکتا۔ بٹن دبانے کی بات نہیں، ابھی میں ایجنڈالے رہاہوں۔ اگر آپ آتے ہی بٹن دبائیں گے تو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں نے اجلاس چلاناہے۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (قائد ایوان): جناب! بھارت سے ناموس رسالتؐ کے حوالے سے جس قسم کے بیانات دیے گئے ہیں،وہ ہمارے دل اور جان کے قریب معاملہ ہے، legislative businessکے بعد اسے ضرور take up کریں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر پوریdiscussion کریں گے، legislative businessکے بعد لے لیں گے،اس وقت تک ایوان میں تمام اراکین بھی آجائیں گے۔ دس منٹ کاایجنڈاہے۔ جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ((قائد حزب اختلاف): جناب! اس سے پہلے بھی ہوتا رہا ہے، یہ وہ issue ہے جس پر سب کے جذبات ہیں، پورا ایوان اس پر متفق ہے۔ اگر آپ اس پر ان کو وقت دے دیں۔ میں ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گا۔ جناب! اس ایوان سے بھرپور مذمت کی متفقہ قرارداد بھی آنی چاہیے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں کہتا ہوں کہ meanwhile آپ لوگ قرارداد بھی draft کریں، تیار کریں، پندرہ، بیس منٹ کے بعد اس پر پورے ایوان کے اراکین discussion کر لیں اور قرارداد بھی پیش کر لیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! اس کے بعد ہم آپ کو اپنے اراکین کی لسٹ دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی بالکل، ضرور، اس پر سب numbering پر بولیں، سب کو اجازت ہے، یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ جس جس رکن نے بولنا ہے، بولیں۔ ٹھیک ہے، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! یہ ہو گیا نا۔ براہ مہربانی اگر میں ایجنڈا لے لوں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: صرف ایک منٹ۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! گزشتہ اجلاس میں ایک بہت اہم عوامی اہمیت کا issue اٹھایا گیا۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ بجلی اور پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھانے پر پورے پاکستان کے عوام میں ایک رنج، غصے کی کیفیت تھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر بات ہو گئی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میری گزارش سن لیں۔ بجلی پر بات ہو گی، پٹرولیم پر بات ہو گی مگر ہم کیا کریں کہ imported حکومت کی عوام پر معاشی گولہ باری۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگر اس کو آخر میں کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! وہ جاری ہے۔آج اوگرا نے45% گیس کی قیمت پھر بڑھادی ہے۔ایک کے بعد ایک بوجھ عوام کے لیے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ایجنڈا لے لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آپ ایجنڈے کی بات کر رہے ہیں، the House is on fire and you are talking about interior decoration, ہم اس وقت پر دوں کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! ایسا نہ کریں، ایوان کو بھی fire پر لے آئے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میری گزارش سنیں۔ اوگرا نے45% گیس کی قیمت بڑھادی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ بات کہاں جا کر رکے گی؟ ابھی پٹرول کی booster dose آنی ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ غلامی تو انہوں نے قبول کی مگر ہر روز قوم کو اس کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔انہوں نے عوام کو پکڑ کر آئی۔ایم۔ایف کے بیلنے میں دے دیا ہے، ان کی ہڈیوں سے بھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ظلم یہاں ختم نہیں ہوتا، ظلم یہ ہے کہ عوام کی ہڈیوں سے نچوڑا ہوا ایک ایک پیسا بجائے عوام پر لگنے کے ان کی ذاتی تشہیر، شاہ خرچیوں اور نمودو نمائش پر لگ رہا ہے۔ اس سے بڑا طرہ یہ ہے کہ چلیں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حکومت، جو بھی اس کی اہلیت ہے، جو کہ نہیں ہے، مگر جو بھی اس کی اہلیت ہے، وہ یکسو نظر آتی کہ وہ معاشی معاملات پر بات کر رہی ہے، وہ کوشش کر رہی ہے مگر ان کو عمرانو فوبیا ہوا ہے۔ آپ ان کے بیانات، تقاریر، پریس کانفرنس اٹھائیں، سوائے عمران خان کے ان کے منہ سے کوئی دوسرا لفظ نہیں نکلتا۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! یہ ایک ہیجانی کیفیت سے دوچار ہیں، یہ عمرانو فوبیا میں، عمران خان کو گرفتار کرنے کا جو بیان ان کا ابھی آیا ہے، ان کو گرفتار کرنے کا بہت شوق ہے، عمران خان کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو کہوں گا کہ put your house in order, اپنی preferences کو ٹھیک کریں، if you want to arrest, arrest inflation, if you want to arrest, arrest corruption. آپ نے arrest کرنا ہے تو مہنگائی کو arrest کریں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! اتنے اہم issue کو میں نے پھر بھی چھوڑ دیا، براہ مہربانی اس طرح نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: آپ نے arrest کرنا ہے تو پٹرول کی قیمت کو arrest کریں، آپ نے arrest کرنا ہے تو گیس کی قیمت کو arrest کریں۔ جناب! اگر انہوں نے arrest کرنا ہے تو ان کو جو 25 ارب روپے کی money laundering میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بعد میں کریں، ڈاکٹر صاحب، بعد میں کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ایسے چلے گا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: جناب! اتنا اہم issue ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ڈاکٹر صاحب، آپ کے حصے کی بات آج ہو گئی ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! ایسے تو نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ قائد ایوان کھڑے ہیں۔ جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ یہاں پر رہے ہیں، یہ سارے آداب بھول نہیں گئے ہیں۔ اگر یہ باتیں انہوں نے کرنی ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی نبی کریمؐ کا اتنا اہم issue ہے۔ میں نے کہا کہ اس کو بعد میں take up کریں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس issue پر یہ بات کر چکے ہیں۔ یہ ایوان کا ماحول خراب نہ کریں۔ ڈاکٹر صاحب، ایوان کو ایک طریقے کے مطابق چلنے دیں۔ جناب چیئرمین! یہ بالکل درست طریقہ نہیں ہے۔ یہ ماسوائے اپنے پارٹی لیڈر کو خوش کرنے کے، پہلے اس سے انگوٹھیوں کا حساب لیں، پورا میڈیا بھرا پڑا ہے۔ یہ پہلے فرح گوگی کی کرپشن کا حساب تو دیں۔ ملک ریاض کی انگوٹھیاں اور شہزاد اکبر کے اربوں روپے کا حساب دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! میں نے آپ کو وقت دیا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ کس منہ سے یہ باتیں کرتے ہیں؟ یہ ماحول خراب کرتے ہیں۔ ان کی اپنی کرپشن کی جب بات ہوتی ہے، یہ چیخنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایوان ایسے نہیں چلے گا۔ دامن ان کا تار تار ہے، معیشت کا بیڑا انہوں نے غرق کیا۔ ڈاکٹر صاحب، آپ سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، مائیک آپ کا بند ہے، بس کر دیں۔ قوم کو تو آپ نے کر دیا، اپنی عزت کا خیال کریں۔ مت اس طرح ہاؤس کو چلائیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب پہلے میری عرض سنیں، آپ کی اپوزیشن اور پورا ہاؤس ناموس رسالت پر بات کرنا چاہ رہا تھا، درمیان میں آپ نے یہ شروع کر دیا ہے۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ اگر آپ سن لیں تو مہربانی ہو گی۔ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں آپ نے اپنی بات کر لی میں نے احتراماً کچھ نہیں کہا۔ ابھی میری گزارش ہے کہ پہلے agenda take up کر لیں اس کے بعد آپ بات کر لیں جو کرنی ہے۔ ہاؤس کو تو چلنے دیں۔ آپ دونوں لیڈر صاحبان ہیں اس طرح نہ کریں میری دونوں سے گزارش ہے دونوں تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں ہو سکتا۔ میری آپ دونوں سے گزارش ہے دونوں تشریف رکھیں وہ بیٹھ گئے ہیں، آپ بھی بیٹھ جائیں۔ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں مجھے برا لگتا ہے کہ میں آپ کو کہوں بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو کتنی مرتبہ کہوں کہ بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: افنان صاحب، ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! یہاں پر بات ہوتی ہے مگر لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقاریر میں دخل اندازی نہیں ہوتی۔ آج افسوس کی بات یہ ہے کہ خود لیڈر آف دی ہاؤس نے میری تقریر میں دخل اندازی کی اور آپ نے میرا مائیک بند کیا اور مائیک ادھر دے دیا۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں، یہ میرا حق ہے، اس طرح سے زبان بندی نہیں ہو سکتی۔ نمبر ۲۔ جناب والا! ہم نے سنا تھا کہ سچ بولنا مشکل کام ہے۔ ہم نے کوشش کی مگر آج احساس ہوا کہ سچ سننا اس سے بھی مشکل کام ہے جو ان کے بس کا نہیں ہے۔ جناب والا! ناموس رسالت کے اوپر ہمارا یہ طے ہے۔ میں نے آپ سے گزارش کی، جب آپ کا legislative business ختم ہوتا ہے ہم آپ کو لسٹ دے رہے ہیں۔ ہمارے ممبران اس پر بولیں گے۔

جناب چیئرمین: سارا ہاؤس بولے، مجھے لسٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: مگر آپ ان issues کے پیچھے چھپنے کی کوشش نہ کریں۔ جو بات ہے وہ یہاں پر ہوتی رہے گی۔ ہم عوامی مسائل یہاں پر اٹھاتے رہیں گے۔

Mr. Chairman: Order No.2. Senator Rana Mahmood Ul Hassan please move Order No.2. Not present, deferred. Order No.4. Senator Fawzia Arshad.

Introduction of [The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children Bill, 2022]

Senator Fawzia Arshad: Thank you, very much. I beg to move for leave to introduce a Bill to prohibit the employment of children and to regulate the employment of adolescents in certain works [The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children Bill, 2022].

جناب چیئرمین: میڈم کیوں یہ بل لا رہی ہیں۔

Senator Fawzia Arshad: It is in line with the Article 2 of the Constitution which defines the age of a child labour.

اس میں یہی کہا گیا ہے کہ چودہ سال کی عمر سے نیچے جو بھی بچہ ہے اس کو مشقت والی نوکریاں جو بچے کرتے ہیں، جہاں پر ان کی عمر پوری نہیں ہے۔ This is the age to enjoy life and they are being deprived of such life ان کو تعلیم بھی نہیں ملتی اور ان سے بہت strenuous قسم کے کام لیے جاتے ہیں۔ اس کے اوپر ہمیں ایک قانون بنانا پڑے گا تاکہ چائلڈ لیبر کو ختم کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جو چودہ سال سے اٹھارہ سال کے بچے ہیں ان کو کچھ not all کچھ ایسے کام کرنے کی ان کو اجازت دی جا سکے جن سے ان کی صحت پر اثر نہ ہو۔ اور سخت مشقت کے کام نہ دیے جائیں، جو لوگ ان کو کام دیں ان پر check and balance ہو۔ اسلام آباد میں child labour بہت بڑھ رہی ہے۔

Mr. Chairman: Is it opposed? Minister of State for Interior Kanju sahib.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو (وزیر مملکت برائے داخلہ): جناب والا! انہوں نے یہ بڑا اچھا بل پیش کیا ہے، ہم اس کو oppose نہیں کرتے لیکن اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No, 5. Senator Fawzia Arshad please move.

Senator Fawzia Arshad: Thank you, very much. I beg to introduce a Bill to prohibit the employment of children and to regulate the employment of adolescents in certain works [The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children Bill, 2022].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No, 6. Senator Farooq Hamid Naek. Not present. Order No.08, Senator Fawzia Arshad Sahiba, please move Order No.08.

Introduction of [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022]

Senator Fawzia Arshad: Thank you once again, I Senator Fawzia Arshad move for leave to introduce a Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance, 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022].

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب is it opposed یا کمیٹی میں بھیج دیں؟

جناب عبدالرحمان خان کانجو: اس کو کمیٹی میں بھجوادیں، ہم partially اس سے agree کرتے ہیں کہ جو schemes ہیں وہ on time پوری ہونی چاہییں۔ دوسری چیز پر ہمیں اعتراض ہے کہ اس میں جو FIR درج کروانے کا کہا گیا ہے ، آپ کو پتا ہے کہ ہر

agreement میں delay کی Clause ہوتی ہے یا جو بھی چیزیں ہیں۔ اس کو کمیٹی میں بھجوادیں اس میں زیادہ input آجائے گی بہتر ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.09, Senator Fawzia Arshad Sahiba, please move Order No.9.

Senator Fawzia Arshad: I, Senator Fawzia Arshad, move to introduce the Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance, 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.10,

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ تشریف نہیں لائیں، اسے defer کردیں، سینیٹر سید محمد صابر شاہ صاحب، تشریف نہیں لائے۔

Order No.14, Senator Dilawar Khan, Naseebullah Bazai and Prince Ahmed Umer Ahmedzai, please move Order No.14.

The Smart Institute of Sciences and Technology Bill, 2022

Senator Dilawar Khan: Thank you Mr. Chairman. I, Senator Dilawar Khan move that the Bill to provide for the establishment of the Smart Institute of Sciences and Technology [The Smart Institute of Sciences and

Technology Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. It has been moved that the Bill to provide for the establishment of the Smart Institute of Sciences and Technology [The Smart Institute of Sciences and Technology Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Second reading of the Bill. The question is that Clauses 2 to 48 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 48 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Tittle of the Bill, stands part of the Bill. Order No.15, Senator Dilawar Khan, please move Order No.15.

Senator Dilawar Khan: I, Senator Dilawar Khan move that the Bill to provide for the establishment of the Smart Institute of Sciences and Technology [The Smart Institute of Sciences and Technology Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of the Smart Institute of Sciences and Technology [The Smart Institute of Sciences and Technology Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.16, honourable Senator Quratulain Marri, please move Order No.16.

Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Quratulain Marri regarding the Trained Paramedical Staff Facility Bill, 2019

Senator Quratulain Marri: Thank you Mr. Chairman. I move that the Bill to provide for the facility of trained paramedical staff in public and private schools [The Trained Paramedical Staff Facility Bill, 2019], as passed by the Senate and transmitted to the National Assembly but not passed by the National Assembly within ninety days of its laying in the National Assembly, be considered in a joint sitting.

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Order No.17, Senator Quratulain Marri, please move Order No.17.

Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Quratulain Marri regarding Maternity and Paternity Leave Bill,2020

Senator Quratulain Marri: Thank you Mr. Chairman. I move that the Bill to provide for the facility of maternity and paternity leave to the employees of public and private establishments under administrative control of the Federal Government [The Maternity and Paternity Leave Bill, 2020], as passed by the Senate and transmitted to the National Assembly but not passed by the National Assembly within ninety days of its laying in the National Assembly, be considered in a joint sitting.

Mr. Chairman: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried.

جی سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ بتائیں۔

سینیٹر قراۃالعین مری: جناب چیئرمین! میں 2019 میں ایک بل اور لائی تھی یہ بل تین سالوں کے بعد بڑی مشکل سے pass ہوگیا ہے ، ایک Constitutional Amendment تھی، میں بڑی خوش ہوں آج سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ بچوں کے حوالے سے ایک بل لائی ہیں وہ Constitutional Amendment ہے جو Article-11A, raising the minimum age of children who can work and labour آپ کو پتا ہے، آپ نے اس پر میری بڑی support بھی کی تھی from 14 to 16 اور بہت زیادہ deliberations کے بعد وہ finally public hearings, Committee سے پاس ہوگیا تھا،

I would request your personal intervention to have it pass from the Senate.

جناب چیئرمین: جس دن ایوان کے ممبرز پورے ہوں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ میں Monday کو لگا بھی دوں گا اور سب ممبرز کو personally phone بھی کر دوں گا۔

سینیٹر قرۃالعین مری: شکریہ۔

Mr. Chairman: Order No.18, Senator Fawzia Arshad, please move Order No.18.

Motion under Rule 126 (7) moved by Senator Fawzia Arshad regarding the Trade Organizations (Amendment) Bill,2021

Senator Fawzia Arshad: I, Senator Fawzia Arshad move that the Bill to amend the Trade Organizations Act, 2013 [The Trade Organizations (Amendment) Bill, 2021] as passed by the Senate and transmitted to the National Assembly but not passed by the National Assembly within ninety days of its laying in the National Assembly, be considered in a joint sitting.

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Order No. 19, honourable Senator Mian Raza Rabbani please move Order No.19.

Motion under Rule 115 moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding withdrawal of Bills

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. I seek leave to withdraw the following Bills, as introduced in the Senate:-

(1)	The Constitution (Amendment) Bill, 2018, as introduced in the Senate on 18th December, 2018 (Amendment of Article 27);
(2)	The Constitution (Amendment) Bill, 2020, as introduced in the Senate on 8th June, 2020 (Amendment of Article 89);
(3)	The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 5th April, 2021 (Amendment of Articles 57, 62, 72, 73, 86, 89, 126, 159, 160, 162 and 166);
(4)	The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 12th July, 2021 (Amendment of Article 89); and
(5)	The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 12th July, 2021 (Amendment of Article 160).

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب واپس کیوں لے رہے ہیں؟ ایوان کو یہ بتائیں نا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہاں ہی مختصر انداز میں، میں آپ کے توسط سے ایوان کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں،

when I was going through these Bills, I was reminded of the story of King Solomon, Mr. Chairman, in that, in his court one day two ladies or two women living in one house came with a child and both of them were claiming to be mothers of the child. King Solomon had to take a decision as to who was the actual mother and therefore, he said that let the child be halved and give half of the child to one woman and give half of the child to the other. The real mother, Mr. Chairman, fell on the top of the child and said give the entire child to her.

یہاں پر جب میں Bills دیکھ رہا تھا تو میں نے یہ محسوس کیا چاہے وہ Treasury Benches ہوں، چاہے Opposition Benches ہوں، چاہے ایک سیاسی جماعت ہو، چاہے دوسری سیاسی جماعت ہو، لیکن اس وقت پاکستان میں آئین اور constitutional system is under attack لہٰذا، اس سے یہ بات بہتر ہے کہ آئین کے اندر مزید ترامیم کے Bills لائے جائیں اور آئین میں ترامیم کی جائیں، اس وقت اس ہاؤس اور ایوان پر لازم ہے کہ یہ ایوان ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر آئین اور ان systems اور اداروں کے دفاع کے لیے کھڑا ہو جائے۔ جناب چیئرمین! اگر 1973 کا آئین بچے گا تو اس کے اندر ترامیم آسکتی ہیں، اگر 1973 کا آئین بچے گا تو اُس کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم یہ بات دیکھ رہے ہیں کہ آئینی عہدے دار جو آئین کے پاسبان ہوتے ہیں وہ اس بات پر pride لیتے ہیں کہ وہ آئین کو flout کرتے ہیں۔

Mr. Chairman, when martial law was there, even they would require a fig leaf to give protection to their actions.

لیکن ہم یہاں دیکھ رہے ہیں کہ وہ fig leaf بھی رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی، ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ آئین کے اندر judiciary کی طرف سے reading in جو کہ ان کی

doctrine ہے اُس کو بھی introduce کیا جارہا ہے یعنی وہ جو آئین کے اندر نہیں بھی لکھا ہوا، اُس کو تصور کیا جائے کہ وہ آئین کے اندر لکھا ہوا ہے یا وہ پارلیمان کی منشا تھی۔ جناب! ایسی صورت حال کے اندر کہ جب ہر دن، ہم تو بات کیا کرتے تھے civilian supremacy کی، لیکن اب civilian supremacy کا concept داغدار کیا جارہا ہے اور مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا رہا ہے، وفاقی وزیر برائے قانون اس ایوان میں موجود ہیں کہ جو notification جاری ہوا، جس کے ذریعے ایک special vetting agency بنی اور ISI کو ایک role دیا گیا کہ وہ civil bureaucracy کی appointments, transfers and postings اور promotions کو vet کریں گے۔

جناب چیئرمین! where are we going ہم کون سی civilian supremacy کی بات کر رہے ہیں we are ceding, the civilians are ceding space day by day لہٰذا، ایسے حالات کے اندر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ Bills نہ تو Committee of Law and Justice کے agenda پر بوجھ بنیں اور نہ ہی Secretariat کے agenda پر بوجھ بنیں، جب ہم آئین پاکستان کی جنگ کو، ان اداروں کو محفوظ کرنے کی جنگ کو جیت لیں گے اور ان شاء اللہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ یہ جنگ ہمیشہ فتح سے ہمکنار ہوتی ہے۔

Mr. Chairman, at that time these amendments can come. Thank you.

Mr. Chairman: Senator Mian Raza Rabbani has sought leave to withdraw the following Bills:-

(1) The Constitution (Amendment) Bill, 2018, as introduced in the Senate on 18th December, 2018 (Amendment of Article 27);

(2) The Constitution (Amendment) Bill, 2020, as introduced in the Senate on 8th June, 2020 (Amendment of Article 89);

(3) The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 5th April, 2021 (Amendment of Articles 57, 62, 72, 73, 86, 89, 126, 159, 160, 162 and 166);

(4) The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 12th July, 2021 (Amendment of Article 89); and

(5) The Constitution (Amendment) Bill, 2021, as introduced in the Senate on 12th July, 2021 (Amendment of Article 160).

یہ تمام Bills سینیٹر رضا ربانی کے ہیں، انہوں نے خود اپنے Bills withdraw کیے ہیں۔ اب کیا ہو سکتا ہے؟ اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام Bills سینیٹر رضا ربانی صاحب کے ہیں۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب پلیز۔ میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ بعد میں اپنی بات کر لیں۔ یہ Bill نہیں ہے، Bills کی withdrawal کی بات ہو رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب اپنے Bills withdraw کر رہے ہیں۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب، ان Bills پر بات نہیں ہو سکتی دیکھیں ایک اور سینیئر آدمی کھڑے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ مجھے withdrawal کا motion, move کرنے دیں پلیز۔ Mover of all these Bills اپنی مرضی سے تمام Bills کو withdraw کرنا چاہ رہے ہیں۔ جب سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب ان Bills کو pursue ہی نہیں کرنا چاہ رہے تو آگے انہیں کون کرے گا۔ جی رضا ربانی! کیا آپ ہاؤس کی بات کو آگے رکھتے ہوئے اپنے Bills کو واپس لے رہے ہیں؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ہاؤس کی بات میرے لیے سر آنکھوں پر ہے۔ یہ تمام Bill میں نے initiate کیے ہیں اور single Private Members' Bill ہیں and moved by a single individual, I moved an application for withdrawal and I would be grateful to you that the motion has already been halved to allow me to withdraw these Bills.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے میڈم! ورنہ آپ fresh Bills لے آئیں۔ چلیں، سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب next rota day کے لیے defer کر دیتے ہیں۔ جی، سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔

سینیٹر فیصل جاوید: میں تقریر ایک issue پر بعد میں کروں گا لیکن میں یہاں ایک بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ constitutional amendment Bills withdraw کریں یا نہ کریں، مسئلہ اس وقت کیا ہے؟ ہاؤس میں favour کی بات تو چھوڑ دیں، اس وقت ایوان میں دو تہائی اکثریت کو تو چھوڑ دیں بلکہ تعداد بھی موجود نہیں ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پہلے اسمبلی کو برخاست کیا جائے اور پہلے تعداد پوری کی جائے۔

Mr. Chairman: Order No.21 is in the name of Senator Seemee Ezdi Sahiba. Please move Order No. 21

Motion under Rule 115 moved by Senator Seemee Ezdifor withdrawal of the Constitution (Amendment) Bill, 2021 (Amendment of Article 59)

Senator Seemee Ezdi: I, seek leave to withdraw the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] as introduced in the Senate on 31st May, 2021 (Amendment of Article 59).

جناب چیئرمین: جی کیوں آپ یہ Bill withdraw کر رہی ہیں؟

سینیٹر سیمی ایزدی: جناب چیئرمین! میں یہ Bill لے کر آئی تھی to make the people with disabilities part of the political process میں ان کے لیے Bill لائی تھی کہ ان کو بھی quota system کے through Senate کا حصہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ disabled ہیں جو people with disabilities ہیں، ان کے لیے normal elections contest کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن اس پر کمیٹی نہیں مانی۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ مجھے اس کو withdraw کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، اب رضا صاحب نہیں مان رہے۔

I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to withdraw the Bill is granted. Yes, Senator Seemee Ezdi Sahiba, please move Order No.22.

Senator Seemee Ezdi: I, withdraw the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill,2021].

Mr. Chairman: The Bill stands withdrawn. Order No.23 is in the name of Senator Zeeshan Khan Zada Sahib, he is not present, the Order No.23 is deferred.

جناب چیئرمین: ایک resolution تھی، آپ نے motions بعد میں لینے ہیں۔

جی قائد ایوان صاحب۔

Condemnation of the derogatory remarks made by two office bearers of the Indian BJP party about Prophet Muhammad (P.B.U.H.)

Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House

سینیٹر اعظم نذیر تاڑر: یہ ایساissue ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے روز ہی یہ کام کرنا ہے۔ ہم بھی آزمائے ہوئے ہیں، ادھر بھی آزمائے ہوئے بازو ہیں۔ میرے خیال میں اس issue کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے، میری House سے استدعا ہےas a whole اور اپنے دائیں طرف دوستوں سے استدعا ہے کہ ہم جب ایسے ماحول میں بات کریں گے، جہاں پر یہ پیغام جائے کہpolitical issues پر سیاسی اختلافات ہیں یاdifference of opinion ہے۔ وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن جب بات ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آن، حرمت، تقدس اور عزت پر آتی ہے تو عالم اسلام کا ایک ایک بچہ اور ایک ایک فرد بہ یک زبان لبیک کا کلمہ پڑھتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہماری جانیں آپ پر قربان ہیں۔ میری صرف یہ استدعا ہے کہ House open کیا جائے لیکن جناب! اس موضوع کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے اسی پر بات کی جائے۔

جناب! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا جو ہرزہ سرائی کی گئی اور بھارتی جنتا پارٹی کے رہنماؤں کی طرف سے جس طرح بیانات جاری کیے گئے۔ ان شاء اللہ العزیز یہ ایوان اس کی مذمت کرے گا اور میری قائد حزب اختلاف صاحب سے گزارش ہو گی، سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب ہیں، یہ دو تین senior بیٹھ کر ایک قرارداد بھی تیار کر لیں۔ اس قرارداد کو unanimously adopt کریں۔ جناب! دوستوں سے گزارش ہے کہ اگر موضوع تکconfine کریں، ہم اس کی مذمت بھی کریں اور اس کا لائحہ عمل بنائیں کیونکہ ہم نے احتجاجrecord کرانا ہے۔ جناب! دنیا کے کسی مذہب، قانون اور معاشرت میں یہ بات قابل قبول نہیں کہ آپ لوگوں کے جو مذہبی معاملات ہیں،

ان کے بارے میں اس طرح کی گفتگو کریں۔ انسانیت کا پہلا تقاضا ہے کہ آپ دوسرے کی رائے کا احترام کریں اور دوسرے کے beliefs کا احترام کریں۔ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اور دیگر مذاہب میں بھی یہ ہے اور ہمارے مذہب میں یہ لکھا ہے کہ آپ نے دوسرے مذاہب کے بارے میں اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی۔ اس دور میں بھی اگر اس طرح کی جاہلانہ گفتگو کی اجازت دی جائے گی تو جناب! بین الاقوامی امن اس کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

جناب! پورے عالم اسلام کے جذبات مجروح کئے ہیں، پاکستانیوں کے، مسلمانوں کے جذبات بھی کئے ہیں اور پاکستان میں بسنے والے دیگر اقوام کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ ہم بہت دل گرفتہ ہیں اور ہم اس پر دو، دو اور تین، تین منٹ بات کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست بات کر سکیں۔ جناب! میری آخری استدعا ہو گی کہ کل اجلاس ہونا ہے اور پرسوں بھی اجلاس ہونا ہے، ہم باقی باتیں کریں گے، سوالات بھی سنیں گے اور ان کے جوابات بھی دیں گے۔ آج اس حد تک confine کریں اور ہم ایک قرارداد ضرور پاس کرکے اٹھیں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل ٹھیک ہے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب! remaining agenda defer کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے، اس پر بات کریں، آپ سب لوگ اس پر بات کریں۔ آپ کا شکریہ۔ قائد حزب اختلاف صاحب۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میں لمبی بات نہیں کروں گا جو ناموس رسالت کا issue ہے، نہ یہ کسی جماعت کا issue ہے، نہ یہ کسی قوم کا issue ہے، یہ مسلمانوں کا issue ہے۔ ہماری جان، مال اور ہر چیز ناموس رسالت پر قربان ہے۔ جناب! اسلاموفوبیا کے عفریت نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، Europe میں دیکھیں، وہ جگہ جگہ پر اور ہر جگہ پر ایک نئی شکل اختیار کر رہا ہے۔ ہندوستان اس کی بدترین مثال ہے، جہاں پر کسی بھی مذہب کے لوگوں کو چین نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان سے ایک متفقہ قرارداد آنی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ

ہمارا یہ بھی ایک مطالبہ آنا چاہیے یا کوشش ہونی چاہیے۔ بھارتی مصنوعات کی کچھ مسلم ممالک بائیکاٹ بھی کر رہے ہیں، ہمارا یہ بھی مطالبہ آنا چاہیے کہ بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے تاکہ ان کو پتا چلے کہ مسلمان کتنے hurt ہوئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ کو دونوں اطراف سے list provide کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ایسا issue ہے کہ سارے دوست بولیں گے اور numbering پر چلیں گے، اس پر سارے بات کریں، کوئی مسئلہ نہیں ہے اور سب کو وقت دوں گا، آپ یہ کوشش کریں کہ دو، دو اور چار، چار منٹ بولیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ بول سکیں۔ جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ (تلاوت) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ارشاد ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کو اپنی جان سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تلاوت) کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں ان کو ان کے باپ سے، ان کی اولاد سے اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دلوں میں بستے ہیں اور ایک امتی اور ایک مسلمان کے دل میں جو محبت اور جو عشق کی طاقتور شمع ہو گی، اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق کی ہو گی، وہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق کی شمع ہو گی۔ تمام انسانوں سے، اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اپنی پارٹی سے، اپنے عہدے سے، اپنے منصب سے اور ہر چیز سے بڑھ کر محبت جو ایک مومن اور ایک امتی کے دل میں ہوتی ہے، وہ محبت اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے۔ اسی لیے اقبال نے کہا ہے کہ،

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است　　آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام وہ مسلمان کے دل میں ہے اور جو مسلمانوں کی آبرو اور عزت ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے اردو کلام میں کہا ہے کہ

سالارِ کارواں ہے میرِ حجازؐ اپنا

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

وہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کے نام نامی کی وجہ سے ہمارے دلوں کو سکون ہے اور ہمارے دلوں میں ٹھنڈک ہے۔

جناب! India میں جو واقعہ ہوا ہے جو BJP کی central leadership نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ یہ دو ارب مسلمانوں پر حملہ ہے، یہ عالم اسلام پر حملہ ہے اور یہ بدترین دہشت گردی ہے جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے، وہ انسان نہیں ہیں، وہ درندے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو اس دنیا کو تیسری جنگ عظیم کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں۔ یہ فاشسٹ لوگ ہیں اور انہوں نے یہ حرکت کی ہے، اس کے ذریعے سے انہوں نے دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان میں BJP and RSS کی حکومت ہے اور وہ ہندوتوا کے نظریہ کا پرچار کرتے ہیں اور ہندتوا کے نظریے کے مسلمانوں کے لیے تین declared objective ہیں۔ نمبر ایک، وہ ہندو بن جائیں، نمبر دو، وہ ہندوستان چھوڑ دیں اور وہ تیسرا option یہ دیتے ہیں کہ وہ مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ اس declared objective کے ساتھ RSS and BJP ہندوستان پر حکومت کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! Genocide watch کی جنوری 2022 کی رپورٹ آئی ہے، اس میں انہوں نے کھل کر کہا ہے کہ BJP کے تحت انڈیا اور کشمیر کے اندر genocide کا ایک بہت strong risk موجود ہے۔ دنیا بھر کے لوگ یہ کہہ رہے ہیں، بابری مسجد کا انہدام، کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام، گجرات میں مسلمانوں کا قتل عام، برقعہ پر پابندی اور اب ناموس رسالت کی

طرف ان لوگوں نے ہاتھ بڑھایا ہے اس لیے جناب ہم اس کی شدید الفاظ کے ساتھ مذمت کرتے ہیں۔ میں اس موقع پر عالم اسلام سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی شان کا ہم تحفظ نہیں کر سکے، اگر ہم پیغمبر ﷺ کی ناموس کا تحفظ نہ کر سکے تو ہم کیسے امتی ہوں گے۔ میں مسلم حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ اس وقت 60 مسلم ممالک ہیں، 80 لاکھ مسلمانوں کی فوج ہے، اس وقت مسلمانوں کی geostrategic location ایک ہتھیار ہیں، آبنائے ہرمز ہیں، آبنائے ملاکا ہیں، نہر سویز ہے، اس وقت مسلمانوں کی 80 لاکھ فوج کے پاس ہر قسم کے ہتھیار ہیں، اس وقت مسلمانوں کے پاس natural resources اور پٹرولیم کا ہتھیار موجود ہے۔ ان تمام ہتھیاروں کے باوجود اگر امت مسلمہ مودی کی fascist پارٹی کے مقابلے میں اپنے پیغمبر ﷺ کی شان اور ناموس کو محفوظ نہ کر سکیں تو میں مسلم حکمرانوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ حشر کے روز کس منہ سے شافع محشر ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں گے، ساقی کوثر ﷺ سے جام کوثر کی درخواست کریں گے۔ اس لیے یہ تمام مسلمانوں کا بھی فرض ہے اور بالخصوص مسلم حکمرانوں کا فرض ہے کہ ان دہشت گردوں کو جواب دیں اور اپنے پیغمبر ﷺ کی شان اور ناموس کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر قسم کے اقدامات کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

جناب چیئرمین! اس موقع پر میں یہ کہوں گا کہ پورے عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کو lead کرنا چاہیے، OIC کا ہنگامی اجلاس بلانا چاہیے، یہ BJP کی state policy ہے، مساجد کے بعد، مدارس کے بعد، برقعہ کے بعد، مسلمانوں کے قتل عام کے بعد، اسلامی تہذیب کے بعد اب انہوں نے ناموس رسالت ﷺ کی طرف ایک منصوبے کے تحت ہاتھ بڑھایا ہے۔ اس state policy کا جواب پاکستان کو دینا چاہیے۔ OIC کا اجلاس بلائیں اور اس اجلاس میں سفارتی تعلقات، تجارتی تعلقات کا منقطع کرنا، مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا اور باقاعدہ warning دینا کہ ناموس رسالت ہمارے لیے redline سرخ لکیر ہے، ہم جان پر کھیل جائیں گے، ہم ہر قسم کے نقصان کو گوارا کر لیں گے لیکن اپنے پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کریں گے۔

OIC کا اجلاس بلایا جائے اور international fora بالخصوص United Nations کے platform پر اس issue کو اٹھایا جائے اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے پاکستان عالم اسلام کو متحرک کرے، تمام باضمیر ممالک کو متحرک کرے، international community کو محترک کرے اور اس کے ساتھ ساتھ انڈیا میں جو 25/30 کروڑ مسلمان رہتے ہیں ان کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے، وہاں کی مساجد کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے، وہاں اسلامی تہذیب کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے، اس لیے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ اور بالخصوص انڈیا میں مسلمانوں اور مسلم تہذیب کے تحفظ کے لیے پاکستان کو اپنی foreign policy کا ایک corner stone بنانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت اچھی suggestion ہے، جب یہ resolution pass ہو گی تو میرے signature سے Secretary General, United Nations کو بھیجیں گے۔ میں تین رکنی delegation بھی وہاں بھیجوں گا جو وہاں جا کر ان کے سامنے احتجاج کرے گا اور انہیں یہ resolution دیں گے۔ معزز سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب۔

Senator Ejaz Ahmad Chaudhary

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے

غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر

وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

جناب چیئرمین! یہ اصل میں واردات قلب ہے اور ہر شخص کو جو محروم ہے اس واردات قلب سے وہ اسے کوئی بھی معنی پہنا سکتا ہے اور اس کے دل اور نگاہ کا کوئی بھی زاویہ ہو سکتا ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دین متین کی بنیاد حضور نبی کریم ﷺ کی محبت، ان کی اطاعت اور

ان کے ساتھ عشق سے وابستہ ہے۔ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے اگر وہ عشق نہیں کرتا ہے تو اس کی مسلمانیت کے اندر تکمیل نہیں ہو پاتی۔

میں یہاں پر ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سیاست دان جب بھی اٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جناب اس پر سیاست نہ کریں اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ قرآن عظیم الشان کے اندر اللہ رب العزت نے یہ فرمایا ہے کہ (عربی) کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دنیا میں اس لیے مبعوث کیا، دین حق اور ہدایت دے کر، کہ وہ دنیا کے تمام نظاموں کے اوپر اسے خالق کر دے، چنانچہ اگر سیاست یہ ہے کہ نظام زندگی کے اوپر اللہ اور اس کے رسول کی حاکمیت قائم ہو جائے تو یہ سیاست ہے تو پھر یہ عین عبادت ہے، اس لیے یہ نہ کہا جائے کہ ہم سیاست نہ کریں۔ ہم تو سیاست کرتے ہی اس لیے ہیں، ہم تو زندہ ہی اس لیے ہیں کہ ہم اس سیاست کو آگے بڑھائیں۔

میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان کی 75 برس کی تاریخ کے اندر سابق وزیراعظم، امت مسلمہ کے قائد جناب عمران خان نے دنیا کے اندر ہر forum پر اس مسئلے کو اٹھایا۔ OIC کے اندر انہوں نے تمام سربراہان مملکت کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ جو ناموس رسالت کا مسئلہ ہے، حضور نبی کریم ﷺ کی ختم مرتبت کا مسئلہ ہے، جب تک سب مل کر اس پر اپنی رائے قائم نہیں کریں گے اور دنیا سے dialogue نہیں کریں گے، انہیں یہ بات نہیں سمجھائیں گے تو یہ کسی کو سمجھ نہیں آتی۔ کسی اور مذہب کے جو بھی رہنما ہیں لوگ ان سے اس طرح محبت نہیں کرتے کہ جس طرح سے مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کرتے ہیں، یہ OIC میں ان کی تقریر کا ایک حصہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے تمام بین الاقوامی forums پر اسے اٹھایا، حتیٰ کہ اسے اقوام متحدہ کے forum پر بھی اٹھایا اور یہ اسلاموفوبیا، ناموس رسالت، ختم نبوت کے مسئلے پر جب انہوں نے بات چیت کی تو holocaust کے بارے میں واضح طور پر کہا کہ اگر یہودیوں کے لیے محض تعداد کہ وہاں پر کتنے لوگ مرے تھے، اس پر اختلاف ہو جائے تو یورپ کے اندر اگر کوئی اس پر تحقیقاتی مقالہ لکھ لے جس کی واضح مثال اس برطانوی مصنف کی ہے کہ جس نے ایک کتاب لکھی، وہ سپین گئے اور

وہاں پر انہیں تین سال کی سزا ہو گئی، صرف اس نے اختلاف کیا تھا کہ holocaust میں کتنے یہودی مرے تھے۔ چنانچہ مسلمان کے دل میں درد ہوتا ہے جب آپ حضور نبی کریم ﷺ کی اہانت کرتے ہیں۔ BJP کا تو ایجنڈا ہی یہی ہے، یہ ہندوتوا ہے، سارے لوگ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ہندوتوا ہے اور یہ جو ایک خاتون اور ایک مرد ہے، سینیٹ کے ریکارڈ پر میں نام بھی نہیں لینا چاہتا، BJP نریندر مودی کافی ہے، پاکستان میں جو سیاسی لیڈر شپ ہے جن کے ان کے ساتھ گھریلو تعلقات ہیں انہیں اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور یہ چاہیے کہ BJP اور نریندر مودی کے ساتھ اپنا قطع تعلق کر لیں اور یہاں پر پاکستان میں ہمیں آگے بڑھ کر قرارداد بھی پاس کرنی چاہیے اور ان تک پہنچانی بھی چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جو تجارتی روابط قائم کیے ہیں ان کو بھی آگے نہیں بڑھانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی صاحب اور ان کے بعد نثار احمد کھوڑو صاحب۔

Senator Dr. Asif Kirmani

سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین!

مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پر لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پر لاکھوں سلام

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ جن پر ہماری جان، مال، اولاد سب کچھ قربان۔ یہ پہلی دفعہ توہین نہیں کی گئی۔ ایسے گستاخی کے کلمات پہلے بھی ادا کیے گئے ہیں۔ ماضی میں بھی ہوتا رہا، اس کی کچھ وجوہات ہیں، مجھے اجازت دیجئے یہ بات کہنے کی کہ جو so called مسلم امہ ہے، میں کبھی سوچتا ہوں یہ کہاں ہوتی ہے اور یہ کہاں exist کرتی ہے؟ حضرت محمد ﷺ

باعث رحمت ہیں اور وہ تمام مسلمانوں کے لئے رحمت بن کر آئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی محبت کا اتنا عالم تھا کہ میں نے پڑھا ایک مذہبی کتاب میں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ جب حضرت محمد ﷺ کی روح مبارکہ کو قبض کرنے جاؤ تو پہلے ان سے اجازت لینا۔ کسی کے بارے میں ایسا ارشاد نہیں ہوا۔

گزارش یہ ہے کہ جو ایک mind set ہے Islamophobia کا اور یہ پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے اور میں اسلامی ممالک کی تو کیا ہی بات کروں، میں اپنے گھر پاکستان کی بات کروں گا کہ جیسے آپ نے فرمایا کہ میں آپ کے موقف کی تائید کرتا ہوں کہ یہاں ایک دوست نے اور آپ نے کہا کہ OIC کی meeting ہونی چاہیے۔ دوسرا United Nations کو نہ صرف خطوط لکھے جائیں بلکہ ایک delegation جائے، آپ کی سربراہی میں جائے۔ میں یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ Chairman Senate کی سربراہی میں delegation جائے وہاں اور ادھر protest کیا جائے۔ جہاں تک رہ گیا ہندوستان، not hindus, hindus تو ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ بھارت اور خصوصاً مسلمانوں کا قاتل جس کا نام نریندر مودی ہے، وہ، اس کی جماعت BJP یا اس کی جو ترجمان ہے کیا نام ہے اس بدبخت کا جس نے نبی پاک ﷺ کے بارے remarks دیے، نورپور شرمن type عورت ہے کوئی۔

گزارش یہ ہے کہ ہم جو government میں ہیں لیکن میں Senate میں آج یہ record پر لانا چاہتا ہوں کہ جس قسم کا احتجاج ہونا چاہیے تھا وہ نہیں کیا گیا۔ آپ نے Indian High Commissioner کو بلا کر، اس کو ایک routine کا مراسلہ یا احتجاج کر دیا۔ اس قسم کے soft احتجاج سے یہ معملات حل نہیں ہوں گے، اس کے لئے ہمیں ایک عالمی، عالمگیر تحریک چلانی ہو گی اور ان کی زبانیں گدیوں سے کھینچنی پڑیں گی جو نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ تب کہیں جا کر یہ سمجھیں گے۔ آج آپ Europe میں Holocaust پر

بات کریں آپ کو کوئی بات نہیں کرنے دیتا، آپ پر cases ہو جاتے ہیں، آپ پر criminal trials ہو جاتے ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ جن پر ہمارا سب کچھ قربان ان کے بارے میں آئے دن ایسے ہزیان بکے جاتے ہیں، بکواس کی جاتی ہے اور اس کا کوئی proper notice نہیں لیا جاتا، ایک lip service کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ آخری بات، میں نہیں چاہتا کیونکہ آج آپ نے یہ موضوع رکھا، اس وقت نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہی بات کی جائے اور میں آپ کے حکم کی عدولی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن میرے معزز honourable member opposition نے یہاں فرمایا۔ انہوں نے اس کو سیاسی رنگ دینے کی بھی کوشش کی میرے محترم ہیں چوہدری صاحب انہوں نے مودی کی بات کی۔ اس بات کا میں on record witness ہوں کہ مودی خود ضد کر کے پاکستان آیا تھا، اگر کہیں گے تو میں کسی Committee میں سارے حقائق بھی بیان کر دوں گا۔ مودی کا چونکہ انہوں نے ذکر کیا اور نواز شریف سے اس کو منسلک کرنے کی کوشش کی۔ یہ بھی مت بھولیئے please کہ Imran Khan نے اس کو جب کشمیر کا election جیتنے کی دعا دی تھی تو وہ بھی یاد رکھا کریں۔ میں اس وقت اس پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ ادھر سے بات ہوئی ہے تو بڑے ادب اور مجبوری سے میں نے یہ بات کی ہے۔

میں اپنی آخری بات علامہ اقبال جو کہ عاشق رسول ﷺ تھے ان کے اس شعر پر ختم کرنا چاہتا ہوں:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

جناب چیئرمین: گیلانی صاحب آپ یا کھوڑو صاحب؟ جی، کھوڑو صاحب۔

Senator Nisar Ahmed Khuhro

سینیٹر نثار احمد کھوڑو: جس نے رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کو تو اللہ غارت کرے گا۔ اس House میں بیٹھے ہوئے دونوں اطراف کے جو لوگ ہیں اس چیز پر آپ سے کوئی بحث نہیں کریں گے۔ لیکن تھوڑا سا میرے دل کو دھچکا لگا کہ جب اس طرف کے دوست کھڑے ہو کر اس موضوع پر بات کر رہے تھے۔ ان کو یاد نہیں آیا کہ ان کے leader تھے جس نے مودی کے لیے دعا مانگی کہ مودی صاحب پھر Prime Minister بن جائے۔ اقتدار میں جانے سے پہلے بھی ہندوستانی قوم کے لئے خراج تحسین پیش کیا۔ میں نیا ہوں اس لیے پتا نہیں کہ نام لینا چاہیے کہ نہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر نثار احمد کھوڑو: یہاں کا leader تو تھا نہ، یہاں کسی سیاسی party کا leader کہہ کر مخاطب کروں اس کو؟ جو دو دفعہ اس طرح تعریف کرے، دعائیں مانگے، وہ کم سے کم realize تو کریں کہ ان کی کی گئی غلطیوں کا ثمر ان کو جو مل رہا ہے تو ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں جو وہ کر پائیں۔ پاکستان کو isolation میں ہم نے جاتے ہوئے دیکھا، اس نے کہا تھا کہ میں پاکستان کو isolate کر دوں گا دنیا میں جس کے بارے میں آپ بات کر رہے تھے، اس پر آپ کا کوئی reaction آیا تھا، اس وقت اس کی حکومت نے کوئی reaction دکھایا تھا، نہیں دکھایا۔ ناموس رسالت ﷺ کی بات کر رہے ہیں، ناموس رسالت ﷺ کے ماننے والے، مدینہ کی ریاست کی بات کرنے والے۔ مسجد نبوی ﷺ میں جس طرح سے behave کرتے ہیں کچھ وہ یاد آیا۔ آپ کی حرکتیں یاد آئیں؟

(مداخلت)

سینیٹر نثار احمد کھوڑو: بات دیکھیں نا کیا ہو رہی ہے کہ condemn کس طرح سے کیا جائے، مقابلہ کس طرح سے کیا جائے۔ چلو آپ نے OIC کی meeting کر لی لیکن اسی بات

پر اب بیٹھ کے کیوں کرتے ہیں، میں تو سمجھتا ہوں اس وقت کرنا چاہیے تھا، اس وقت بھی کرنا چاہیے تھا۔ ہم نے Islamophobia کو کبھی مانا نہیں ہے اور اس کے خلاف ہم بولتے رہتے ہیں اور بولتے رہیں گے، پاکستان ہے تو بولتا رہے گا۔ لیکن آپ نے کیا کیا ہے اپنے ساتھ کہ آپ کی وہ قدر نہیں رہی۔ اسی ملک جہاں سے یہ بات چلی ہے، تو جو بھی بولے کم از کم پچھلا ماضی بھول کر مت بولے۔ جو ماضی کو بھول گیا اس نے اپنے ساتھ وفا نہیں کی۔ یہاں اس ملک میں بہت کچھ ہوتا رہا ہے اور کوئی بھولے گا نہیں اور نہ ہی بھولنا چاہیے۔ ماضی سے سیکھتے ہیں کہ آگے کیا کرنا چاہیے، جو ماضی بھول جاتا ہے آرام سے باتیں تو کر لیں لیکن کرتے کیا رہے ہو وہ realize کرو۔ ویسے میں آپ کو تنگ کر رہا تھا کہ کسی اور public interest کے معاملے پر بات کرنا۔

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Senator Faisal Javed Sahib.

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ، وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاھِیمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَی مُحَمَّدٍ، وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلَی إِبْرَاھِیمَ، وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس لیے اے ایمان والو! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔ سب مل کر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کسی صورت کسی بھی مسلمان کو قابل قبول نہیں ہے۔ ہندوستان میں ہندوتوا کی جو ایک فرقہ پرست سیاست ہے وہ آج عام ہو چکی ہے۔ نہ صرف کشمیر میں بلکہ بھارت کے اندر اقلیتوں کے ساتھ اور بالخصوص مسلمانوں کے ساتھ جس قسم کا ناروا سلوک کیا جا رہا ہے جسے مودی سرکار کی بھرپور پشت پناہی حاصل ہے۔ اب پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے جس طرح سے اکٹھا ایک

responseدیا گیا سعودی عرب کی طرف سے، سعودی عرب کی حکومت کی طرف سے، حرمین شریفین امام کعبہ کی طرف سے، کویت، بحرین، قطر اور دیگر Gulf countries کی طرف سے جواب دیا گیا ہے جو قابل تحسین ہے لیکن یہ جواب صرف جواب کی حد تک کافی نہیں ہے۔ ہمیں پوری مسلمان دنیا کو اسلاموفوبیا کے خلاف عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ ابھی بھارت میں مودی سرکار صرف الیکشن جیتنے کے لیے اور اپنی سیاست کے لیے بی جے پی کی جو ہندوتوا سوچ ہے وہ انسانی حقوق کی پامالی پر اتر آئے ہیں۔ اس لیے international community کو اس context کے اندر دیکھنا ہوگا کہ کس طرح سے انسانی بنیادی حقوق کی جو پامالی ہو رہی ہے اس کے حوالے سے اقدامات کرنے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! سابق وزیر اعظم عمران خان صاحب کا یہاں پر ذکر ہوا۔ عمران خان نے United Nations میں جس انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا مقدمہ اٹھایا ہمیں اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت کی عمران خان کی حکومت کی کاوشوں کے نتیجے میں عملاً ایک ایسی چیز کہ جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ اقوام متحدہ نے پہلی بار اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن 15 مارچ کو رکھا۔ یہ پاکستان اور مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر عمران خان نے ہر پلیٹ فارم پر جس انداز میں مقدمہ اٹھایا اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ روس کے صدر پیوٹن نے بھی اسلاموفوبیا کے خلاف statement دی۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ کینیڈا کے جو وزیر اعظم ہیں انہوں نے بھی statement دی۔ دیگر جگہوں سے بھی statements آئیں کہ اسلاموفوبیا کے خلاف اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ International community کو یہ realise کرنا بہت ضروری ہے۔ ہم کسی قسم کے انتشار کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ یہ چیز دنیا کو باور کرانا ضروری ہے کہ کس طرح مسلمانوں کو دکھ اور درد پہنچتا ہے۔ جب اس قسم کی حرکتیں کی جاتی ہیں۔ West کو یہ باور کروانا، اس پر عمران خان صاحب نے کام کیا اور عملاً ایسا کرکے دکھایا۔ آج کاش پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان ہوتے تو آپ

دیکھتے کہ وہ کس انداز میں یہ جو بھارت میں ہوا ہے اس کے خلاف آواز اٹھاتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت وقت جس طریقے سے وہ حکومت میں آئے ہیں وہ تو سب کے سامنے ہے میں سیاسی بحث میں نہیں جاتا لیکن ہمیں غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین: سیاسی بات نہ کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: ہمیں international قانون سازی کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو اپنا مقدمہ اٹھانا ہوگا۔ سب کے ساتھ مل کر international platform پر مضبوط قانون سازی کی جائے۔ مسلمان ممالک کا اتحاد بہت زیادہ ضروری ہے جس پر عمران خان صاحب کام کر رہے تھے ان کو ہٹانے کی ایک وجہ یہ بھی بنی۔ مسلم لیگ (ن) کے ایک ممبر نے یہاں پر ٹھیک بات کی کہ سفیر طلبی تو دکھاوے کے اقدامات ہیں۔ آپ نے عملاً اقدامات کرنے ہیں۔ آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ اس وقت کہاں ہیں۔ اس وقت تو خطوط لکھے جا چکے ہونے چاہیے تھے۔ اس وقت تک contact ہو جانا چاہیے تھا۔ اس واقعہ کو دو تین دن گزر چکے ہیں۔ جناب چیئرمین! جس طرح آج آپ کر رہے ہیں۔ آپ نے بڑا اچھا کیا کہ آپ یہاں سے اقوام متحدہ میں resolution پہنچا رہے ہیں۔ اس وقت تک ہمارے دفتر خارجہ کو باقی کام چھوڑ کر action میں ہونا چاہیے تھا۔ بھرپور طریقے سے خطوط لکھے جاتے۔ ٹیلی فون کیے جاتے۔ سب کے ساتھ بات چیت ہوتی۔ مودی جان بوجھ کر جتھوں کو تشدد پر اکسانے کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی اور نفرتیں پیدا کر رہا ہے یہ ان کی حکمت عملی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں۔ ہمیں نہ صرف مذمت، نہ صرف احتجاجی آواز بلکہ ہمیں عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مسلم دنیا کا اتحاد سب سے اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اعظم سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے جب سینیٹر مشتاق صاحب بڑی جذباتی تقریر کر رہے تھے تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث مبارک یاد آئی کہ جب صحابہ کرام کو تربیت دے رہے تھے تو اس دوران آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کی عزت جانوروں کے بھوسے کے برابر ہو گی۔ اس کی مفسرین نے مختلف تاویلیں پیش کی ہیں۔ صحابہ کرام نے وجہ پوچھی کہ کیا وہ تعداد میں کم ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تعداد میں بہت ہی زیادہ ہوں گے لیکن ان کی عزت اور اہمیت کسی کے برابر نہیں ہو گی۔ پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہو گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی وجہ موت سے خوف اور دنیا سے محبت ہے۔ مشتاق صاحب باہر چلے گئے۔ میں یاد دلاتا ہوں کہ وہ کن 80 لاکھ مسلمانوں کی افواج کی بات کر رہے تھے۔ کن جدید آلات اور ہتھیاروں کی بات کر رہے ہیں۔ جناب فیصل جاوید صاحب نے بھی یہ بات کی اور اس کو میں آگے بڑھا رہا ہوں کہ موت سے ڈر اور دنیا سے محبت ہے۔

دوسری حدیث مبارک یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی ہے کہ اگر اس جسم کے کسی ایک حصے کے اندر درد ہوتا ہے تو پورا جسم اس درد کو محسوس کرتا ہے۔ کیا ملت اسلامیہ آج اس بات کی داعی ہے کہ نام نامی کے اوپر بی جے پی یا اس کے حواری بات کریں جس سے ہمیں تو کم از کم شرمندگی ہو۔ ان کے لیے ذلت و رسوائی ہو لیکن کیا ہم اس درد اور تکلیف کو اپنے جسم میں محسوس کرتے ہیں۔ جس کو مدثر، مزمل، رحمت العالمین کہا گیا۔ آج ان کے نام جس طریقے سے بی جے پی نے منسوب کیے ہیں۔ میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ملک پاکستان اور ملت اسلامیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اجاگر کرنے کے لیے یکسوئی سے اسی مدینہ کی ریاست پر اپنی بنیاد کو مضبوط کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر روبینہ خالد صاحبہ۔

Senator Rubina Khalid

سینیٹر روبینہ خالد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ایسا موضوع ہے کہ اس کو discuss کرتے ہوئے، ہر ایک لفظ بہت سوچ سمجھ کر اور چن کر بولنا پڑتا ہے کیونکہ ذات ایسی ہے، میرے بچے اور میرا سب کچھ ان پر قربان ہو۔ میں نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی ہے جہاں سیاست کے ساتھ ساتھ اس سے بڑھ کر دین اور مذہب سے تعلق تھا۔ ہمارا بچپن اسی چیز میں گزرا ہے۔ اس میں کسی طریقے سے کسی قسم کی کوئی سیاسی گفتگو کرنا بذاتِ خود اس موضوع کے لیے کوئی صحیح بات نہیں ہے۔

چیئرمین صاحب! بہت ساری باتیں کی گئیں اور آگے بھی کی جائیں گی، میری آپ کے توسط سے سب سے ایک request ہے کہ اس موضوع پر نہ کسی قسم کی کوئی سیاست کی جائے اور نہ اس میں لوگوں کے جذبات کو اشتعال دلایا جائے۔ جو بھی اقدامات ہیں، حکومتی سطح پر ضرور ہونے چاہییں۔ جس قسم کا بھی طریقہ کار حکومت اختیار کرتی ہے، وہ ضرور ہونا چاہیے بلکہ اس سے زیادہ بڑھ کر انہیں کرنا چاہیے کیونکہ بات ہی ایسی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے ملک میں اور شہروں میں باہر نکل آئیں، املاک کو جلائیں، انتشار پیدا کریں، جلاؤ گھیراؤ یا پتھراؤ کریں، اس سے شاید لوگوں کے جذبات کو کچھ تسکین تو ملے گی لیکن اس سے نقصان کسی اور کا نہیں، صرف پاکستان کا ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ایک اور طریقہ ہے، یہاں باتیں ہم سب کر رہے ہیں، ہر جگہ پر اس کی بات ہو رہی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ حضور ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن کی راہ پر چل کر، جو راستہ انہوں نے بتایا ہے، اسے عملی زندگی میں اپنا کر ہم انہیں خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں۔ صرف باتوں کی حد تک نہیں بلکہ عملی زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے انہوں نے فرمایا کسی کا حق نہیں چھیننا، جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ کہیں بھی کسی کے ساتھ آپ نے زبردستی نہیں کرنی، جیسے ان کی تعلیم ہے کہ یتیموں کا، معذوروں، بیواؤں کا اور تمام محروم طبقات کا خیال رکھنا ہے اور ان کے ساتھ ایک اچھا رویہ اپنانا ہے،

جھوٹ نہیں بولنا ہے۔ غرض ان کی بہت ساری تعلیمات ہیں جنہیں ہم صرف کتابوں کی حد تک پڑھتے ہیں، اپنی تقریروں میں بڑے بڑے دعوے بھی ہم سب کرتے ہیں لیکن عملی زندگی میں اس کی وہ manifestation نہیں ہوتی جو کہ ہونی چاہیے۔ بجائے لوگوں پر تنقید کرنے کے کیوں نہ ہم اپنے آپ کو ایک بہترین نمونہ بنائیں۔ ان کی ذاتِ مبارکہ کی صفات ان گنت تھیں، ان تک پہنچنے کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ کسی سے محبت کا، کسی سے عشق کا، کسی سے لگاؤ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کی طرح بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ یہاں ہم سب بہت اچھی تقریریں اور باتیں کرکے چلے جائیں۔ میں پھر آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گی کہ ہمارے لوگ جذباتی ہیں۔ ہمارے اس ہاؤس کا اور تمام لیڈران کا یہ کام ہے کہ ان کے جذبات کو خوبصورتی اور پیار کی طرف لے جائیں اور کسی بھی قسم کے اشتعال یا انتشار پھیلانے سے گریز کیا جائے۔ آپ دیکھیں کہ اسی چیز کو لے کر بہت سارے لوگ شاید اپنی سیاست تو چمکا لیں، چاہے اپنی سیاسی پارٹی کے لیے کوئی point scoring بھی کرلیں لیکن اصل چیز کچھ اور ہے اور وہ حکومتی سطح پر ہی ہوگی۔ حکومتیں ذمہ دار ہوتی ہیں حکومتوں کو جواب دینے کی۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی کیونکہ سب لوگ اپنے پیار و محبت اور عقیدت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا، انہی الفاظ پر میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: یوسف رضا گیلانی صاحب۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کا دن تمام اسلامی امہ کے لیے ایک سیاہ دن ہے۔ BJP نے اور ruling party نے جو کلمات حضرت محمد ﷺ کی بابت کہے ہیں، اس سے تمام مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہم عقیدت رکھتے ہیں اور انہیں عشق کی حد تک چاہتے ہیں۔ اس قسم کی بات کرنا بہت ہی خطرناک بات ہے۔ اس فعل کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے خواہ ہم

اس کی مذمت UNO میں کریں، OIC میں کریں یا اپنے ملک میں کریں۔ میں اس موقع پر دونوں sides سے گزارش کروں گا کہ we should stick only to this agenda. ہمیں کسی اور کی بابت بات نہیں کرنی چاہیے۔ Leadership come and go مگر یہ معاملہ تو دنیا اور آخرت کا ہے۔ ہمیں ان کے احترام کے حوالے سے موازنہ اپنے leaders کے ساتھ نہیں کرنا چاہیے۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ انڈیا تو secular state تھا۔ وہ تو ہر مذہب کی بات کرتے تھے جبکہ اب اس قسم کی بات جو BJP نے کی ہے، یہ اصل میں مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لیے ہے۔ وہ کشمیر میں genocide کر رہے ہیں، انڈیا میں کر رہے ہیں اور ان پر pressure ڈال رہے ہیں تاکہ وہ ان کی بات میں آئیں۔ اس لیے ہمیں مؤثر طریقے سے کشمیر کے ایشو کو بھی اٹھانا چاہیے۔ جتنی بھی international organizations ہیں اور human rights activists ہیں اور جو بین الاقوامی میڈیا ہے، ان کی توجہ ہمیں بار بار اس امر کی طرف دلانی چاہیے کہ مذہبِ اسلام، اخوت کا، محبت کا اور شفقت کا درس دیتا ہے۔ دوسری طرف، ہمیں انہوں نے terrorist بنا دیا ہے۔ اگر دنیا کے کسی بھی حصے میں terrorist activity ہو تو بندے تو ان کے اپنے نکلتے ہیں مگر الزام مسلمانوں پر لگا دیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم اسے condemn کرتے ہیں۔

دوسری بات، میں اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ foreign policy is the policy of the Government of the day; it is not of a Minister. اس لیے ہمیں ان چیزوں کے پیچھے نہیں چھپنا چاہیے۔ ہم یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ Government and opposition are equally responsible on this issue. لہٰذا، حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارکہ کے متعلق BJP کے اس فعل کو ہم متفقہ طور پر condemn کرتے ہیں اور اسے جتنا بھی مؤثر طریقے سے اٹھایا جائے گا، ہم اس کی support کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا حبیب اللہ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

جناب چیئرمین! عشقِ رسول ﷺ کا پیمانہ اس دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ وہ ہستی ہیں کہ اس دنیا کو بنانے سے پہلے، جو وجود، جو نام اللہ پاک نے تخلیق کیا، وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا، ہے اور رہے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایوان میں موجود تمام خواتین وحضرات اس بات پر متفق بھی ہیں اور اپنے اپنے جذبات کا اظہار بھی کر رہے ہیں۔ مجھے آپ کی تنبیہ کے باوجود تھوڑا افسوس بھی ہوا اور دونوں اطراف سے Leader of the House and Leader of the Opposition کی آپ سے گزارش کرنے کے بعد کہ اس موقع اور موضوع پر کسی قسم کی کوئی سیاست نہ کی جائے لیکن اس تنبیہ کو نہایت افسوس ناک طریقے سے ہوا میں اڑانے کی کوشش کی گئی۔ میں کسی طور پر بھی کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن اپنے جذبات کا اظہار اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ذات ایسی ہے جس کے متعلق خالقِ کائنات نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا اور حکم دے دیا کہ اس کا ایمان مکمل نہیں ہے جو اپنے ماں باپ اور اپنے عزیز واقارب سے زیادہ محبت حضرت محمد ﷺ سے نہیں کرتا، آج ہمیں اس بات کا ثبوت دینا ہے اور دینا چاہیے، اس موضوع پر جس کسی سے بھی سیاست کرنے کی جسارت ہوئی ہے، میری دعا ہے کہ اللہ پاک اسے معاف فرمائے۔ میری گزارش ہے کہ کم از کم آئندہ اس نام کی تکریم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، یک زبان ہو کر ان لوگوں کو، ان خباثت والے لوگوں کو، گندے ذہن کے لوگوں کو یہ message جانا چاہیے کہ پوری امت مسلمہ اپنے نبی پاک ﷺ کی ذات پر، ان کی سنت پر متفق بھی ہے اور یک جان ہے، اس میں یہ نہیں

ہے کہ left side میں کون بیٹھا ہے اور right side پر کون بیٹھا ہے، سب کے جذبات ایک جیسے نظر آنے چاہییں۔ یہ جس کا credit ہے، اس کا credit آپ نہیں چھین سکتے، میں نہیں چھین سکتا، جس کسی نے کیا ہے اس نے اپنے ایمان کی روشنی میں کیا ہے اگر عمران خان نے UN میں کھڑے ہو کر اس جسارت کے ساتھ دنیا کے سامنے اجاگر کیا اور بتایا کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور اس سے دنیا میں امن کو خدشہ ہے، اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں یہ اچھی بات سامنے آئی کہ UN میں ایک قرارداد منظور ہو گئی، اس کے علاوہ بھی انہوں نے دو، تین بہت اچھی تقاریر کیں، ان میں بھی انہوں نے اس بات کو دنیا کے سامنے رکھا، انہیں احساس دلایا اور یقینی طور پر لوگوں کو احساس ہوا بھی۔ اگر اس کے بعد یہ قرارداد منظور ہوئی تو یہ credit تو ہے، وہ مٹ نہیں سکتا، وہ ختم نہیں ہو سکتا، ہاں! یہ احساس ضرور ہونا چاہیے کہ اگر کسی نے زیادہ کر دیا ہے تو اس سے زیادہ کیا جائے، یہ احساس آگے بڑھنا چاہیے، یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم صرف سیاست کے لیے ایک دوسرے پر تنقید کریں اور اُلٹ message چلا جائے چاہے ہم نہ چاہتے ہوں اس کے باوجود بھی ہماری سیاست کی وجہ سے اس بڑے کام میں کوئی خلل پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان ساری چیزوں کا credit میں نے دینا ہے، نہ آپ نے دینا ہے لیکن دعا کرنی چاہیے کہ جس کسی نے بھی جو کچھ کیا ہے، اپنے ایمان کی روشنی میں کیا ہے، اللہ پاک اس کو منظور فرمالے کیونکہ اس کی منظوری ہی اصل میں کامیابی ہو گی۔

جناب چیئرمین: آمین۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں اگلی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف اسلامی ممالک کی طرف سے بڑے اچھے جذبات آئے ہیں، اس پر بھی پاکستان کی بڑی کاوشیں ہیں، عمران خان صاحب کی حکومت نے یہاں OIC Conference منعقد کروائی، اس میں بھی بھرپور انداز میں اس معاملے پر ایک قرارداد منظور ہوئی، پورے عالمِ اسلام نے اتفاق رائے کیا اور یہ اچھی بات ہوئی کہ اس تعداد میں کبھی کسی دور میں بھی اسلامی ممالک نے ایسی جسارت کے ساتھ اور اتنے بڑے

اقدامات نہیں اٹھائے جو انہوں نے پچھلے دو دنوں میں اٹھائے ہیں۔ ہاں! ضرورت اس بات کی ہے کہ فی الفور حکومت پاکستان OIC کے ساتھ دوبارہ رابطہ کرے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک جو کمی نظر آ رہی ہے، اس معاملے پر وزارتِ خارجہ کے ترجمان کی بات بالکل ناکافی ہے، میں اسے condemn کرتا ہوں، اس سے بڑھ کر حکومتِ پاکستان کو، وزیراعظم پاکستان کو اس کا notice لینا چاہیے اور OIC کو ہلانا چاہیے، جگانا چاہیے، اسے جھنجھوڑنا چاہیے کہ وہ اس کا notice لے اور مشترکہ طور پر notice لے، OIC کے platform سے وضاحت طلب کرے، اسے condemn کرے، اس کی بھرپور انداز میں مذمت کرے۔ ہندوستان کی حکومت سے اس پر فی الفور وضاحت طلب کرے اور پاکستان کو چاہیے جہاں ساری دنیا میں اس کا notice لیا گیا ہے۔

میں آپ کو نشان دہی کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی اور لاہور میں Indian medicines بھاری تعداد میں UAE کے ذریعے پاکستان میں آتی ہیں اور وہ بیچی جا رہی ہیں، اس چیز کا notice لیا جائے اور انہیں فوری طور پر بند کیا جائے۔ اس کے علاوہ خواتین کی cosmetics وغیرہ بھی بذریعہ UAE import ہو کر آ رہی ہیں۔ ان پر بھی فوری پابندی لگائی جائے اور حکومتِ پاکستان اس پر فی الفور اعلان کرے کہ بھارتی اشیا پاکستان میں قطعی طور پر بند کر دی گئی ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سیف اللہ نیازی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ تشریف رکھیں، فیصلہ یہی ہوا تھا کہ دو اِس طرف سے اور دو اُس طرف سے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! دو دو آدمی بات کر رہے ہیں۔ جی نیازی صاحب۔

Senator Saifullah Sarwar Khan Nyazee

سینیٹر سیف اللہ سرور خان نیازی: اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ میرے بیشتر colleagues نے اس معاملے پر بات کر لی ہے، میں بھی record پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں کسی قسم کی گستاخی قبول نہیں ہو گی اور یہ نہ صرف میرا موقف ہے، نہ صرف میری پارٹی کا ہے بلکہ اس پورے ایوان اور پورے ملک کا موقف ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس معاملے پر ہم یک زبان ہو کر آواز اٹھائیں گے بلکہ ہم efforts کے ساتھ پوری امتِ مسلمہ کو متحد کر پائیں گے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ انڈیا میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ مجھے پوری امید ہے کہ ہم ایک تگڑی اور متفقہ resolution اس ایوان سے pass کروائیں گے اور اسے آپ کی قیادت میں آگے لے کر چلیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ کہ میں یاد آگیا۔ (عربی)۔ جناب چیئرمین! بہت ساتھیوں نے مجھ سے پہلے بات کی ہے اور اس issue پر ہم جتنے بھی غم و غصّے کا اظہار کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تک میں آپ کو اپنے والدین، اہل و عیال اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اس وقت تک آپ مومن نہیں ہو سکتے۔

جناب چیئرمین! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں میرے ساتھی ایک دوسرے پر تنقید کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ موجودہ وقت کے ایک شاعر کی طرف دلاتا

ہوں جس نے موجودہ وقت میں مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے اور کچھ اشعار پڑھے ہیں۔ وہ اشعار ایک بڑی نظم کے ہیں جن کا ترجمہ بھی میں کروں گا لیکن نظم کے چند اشعار پڑھوں گا؛

(پشتو)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! پشتو میں شعر نہ پڑھیں، اردو میں ترجمہ کریں۔

(پشتو)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! اجازت نہیں ہے، نہ پڑھیں، قانون کے مطابق چلیں، ویسے تو آپ کو قانون بہت یاد آتا ہے۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: آپ کے نام سے ابھی بھی کفر ڈرتا ہے، جس نے سومنات کے بت گرائے تھے اس ثبت الدین کے بیٹے کو آپ پیدا کریں۔ آپ کے نام سے کفر آج بھی ڈرتا ہے لیکن آپ اپنے اندر شاہین کی صفات پیدا کریں۔ میں یہی کہتا ہوں کہ اگر ہم خود کو اس حد تک لے جائیں تو کسی کافر کو، ہندو کو یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرے یا آپ ﷺ کے خلاف کوئی بات کہے۔ چیئرمین صاحب! اس وقت آپ غصّے میں لگ رہے ہیں، میں اپنی بات مکمل کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں بالکل غصّے میں نہیں ہوں اور صرف آپ کو بتا رہا ہوں کہ پشتو میں تقریر نہیں ہو سکتی۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: میں ترجمہ کر ہی رہا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ صرف ترجمہ ہی کریں نا۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: اب میں ختم کرتا ہوں کیونکہ میرا موضوع بھی ادھر ادھر ہو گیا ہے۔ سارے ساتھی بیٹھے ہیں اور الحمدللہ سب کے دل میں حضرت محمد ﷺ کے لیے محبت ہے، اپنے نبی ﷺ کے لیے پیار ہے، سب کے دل میں یہ بات ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کی زندگی ایسے گزری جس پر چل کر ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہمارے اندر کمزوریاں ہیں جن کو دور کرنا ہوگا۔ ہمیں

دنیا کو زبردست پیغام دینا چاہیے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کرے اور ہمیں عمل کے لیے سوچنا چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عطاالرحمٰن صاحب۔

Senator Maulana Atta Ur Rehman

سینیٹر مولانا عطاءالرحمٰن: (فارسی اشعار)۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک عرصے کے بعد floor پر بات کرنے کی اجازت دی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین: فکر نہ کریں آپ کو موضوع دیکھ کر ٹائم دوں گا۔

سینیٹر مولانا عطاءالرحمٰن: گزارش یہ ہے کہ اس واقعے کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہوگی کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عشق ہر مسلمان کو ہے اور جس طرح مجھ سے قبل میرے فاضل ممبران نے مختلف احادیث کا ذکر کیا کہ ہم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک جناب رسول اللہ ﷺ سے محبت اپنی جان، اولاد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر نہ کی جائے۔ یقیناً ہمارے لیے کائنات میں کوئی ایسی شخصیت ہے تو وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ہے جو تمام مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے۔ مسلمان ہر ایک چیز برداشت کر سکتا ہے لیکن جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں حتیٰ کہ ہمارے اپنے ملک میں بھی اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں اور ان واقعات کے بعد ہمارا احتجاج floor تک محدود ہوتا ہے، ہاؤس اور پارلیمنٹ تک محدود ہوتا ہے اور جو لوگ پارلیمنٹ میں نہیں ہیں وہ سڑکوں پر احتجاج کر لیتے ہیں لیکن اس روش کو روکنے کے لیے مسلمانوں کو یکجا ہونا ہوگا، ایک فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا ہم اس دنیا کے ساتھ چل سکتے ہیں یا نہیں چل سکتے۔ جہاں مختلف ممالک میں واقعات ہوئے ہیں انہوں نے ابھی تک شرمندگی محسوس نہیں کی اور بعض ممالک نے ابھی تک اس طرح کے واقعات پر معافی نہیں مانگی لیکن میں گزارش کروں گا کہ یہاں ہمارے ملک میں بھی ایسے واقعات ہوئے اور آج میرے فاضل

ممبران جو یقیناً بحیثیت مسلمان ہونے کے ان کی محبت ہم سے بھی کہیں زیادہ ہوگی لیکن یہاں پر آسیہ ملعونہ کا واقعہ ہوا اور ان کے دور حکومت میں اس کو رہا بھی کیا گیا، اس کو باہر ملک بھیجا گیا اور راستے بھی ہموار کئے گئے۔ آج ہم ایک مرتبہ پھر احتجاج کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں یہ احتجاج صرف پارلیمنٹ تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ جس طرح آپ نے فرمایا کہ ہمیں بین الاقوامی سطح پر بھی جانا چاہیے اور ان لوگوں کے سامنے احتجاج کرنا چاہیے لیکن میرے خیال میں اگر آپ اجازت دیں اور میری یہ رائے قبول کریں کہ تمام ممبران یہاں پارلیمنٹ سے انڈیا کے سفارت خانے تک واک کرکے جائیں اور وہاں پہنچ کر ان کے سفارت خانے کے سامنے احتجاج کریں تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ پاکستان کا مسلمان بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کسی سے پیچھے نہیں ہے اور ہمیں انتہائی افسوس ہوا ہے۔

میں پارلیمنٹ سے یہ مطالبہ کروں گا کہ صرف مودی نہیں بلکہ اس کی پوری پارٹی مسلمانوں سے معافی مانگے اور واضح طور پر آئندہ اس قسم کے اقدامات سے انکار کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ جمعیت علماً اسلام نے بھی اس پر احتجاج کا پروگرام بنایا ہے اور ان شاءاللہ ہم احتجاج کرکے دکھائیں گے لیکن یہاں پارلیمنٹ میں میری رائے پھر بھی یہی ہوگی کہ آپ lead کریں اور کم از کم سینیٹ کے ممبران کے لیے ایک دن اور وقت مقرر کریں تاکہ اس دن تمام ممبران حاضر ہوں اور ہم مل کر انڈیا کے سفارت خانے کے سامنے احتجاج کریں۔ میں انہیں باتوں پر اکتفا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب نے ایک بہت اچھی suggestion دی ہے۔ جمعے کے دن نماز کے بعد ہم Indian High Commission جاکر اپنا احتجاج register کروائیں گے، ان شاءاللہ۔ جی سینیٹر سید شبلی فراز۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: شکریہ، جناب چیئرمین!

مرے رسول ﷺ کہ نسبت تجھے اجالوں سے
میں تراذکر کروں صبح کے حوالوں سے
نہ مری نعت کی محتاج ذات ہے تری
نہ تری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے

آج جس موضوع پر ہم بات کر رہے ہیں، more or less سارے ساتھیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ وہ موضوع ہے جس پر کسی کو کسی سے اختلاف نہیں ہے۔ یہ اس ہستی کے بارے میں ہے جسے رحمت اللعالمین کہا جاتا ہے۔ وہ کسی ایک ملک یا مذہب کے پیشوا نہیں بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین کا status دیا ہے۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ مختلف اوقات میں کوئی نہ کوئی ملک یا شخص چاہے وہ یورپ ہو یا امریکہ یا Scandinavian ممالک ہوں یا دیگر ممالک، اس قسم کی ایک مذموم کوشش کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کے دلوں کو تکلیف پہنچائی جائے کیونکہ حضور ﷺ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں۔ کوئی ایسا فرقہ یا طبقہ نہیں ہے جس میں وہ متنازع ہوں۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہماری حکومت کے دوران ہمارے لیڈر عمران خان نے مختلف عالمی platforms پر اس issue کو بڑے مدلل اور articulate طریقے سے پیش کیا۔ انہوں نے دنیا کو یہ بتایا کہ حضور ﷺ کی زندگی، ان کا نام اور ان کی محبت ہم سارے مسلمانوں کے دلوں میں ہے۔ کتنی تکلیف ہوتی ہے جب اس قسم کا واقعہ پیش آتا ہے جیسے کل انڈیا میں BJP کی حکومت نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی ایک ناکام کوشش کی۔ اس پورے واقعے میں جو ایک چیز positive ہے، وہ یہ ہے کہ عام طور پر پاکستان اور پاکستانی عوام اس جیسے واقعے کے خلاف احتجاج میں سب سے آگے ہوئے ہیں لیکن اس دفعہ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ Middle East کے کئی ممالک نے عملی اقدامات کئے۔ کچھ نے Indian products کی بائیکاٹ کی announcement کی۔

جناب! کچھ اور ممالک نے Indian ambassadors کو بلایا اور اپنا protest lodge کیا۔ یہ ایک لحاظ سے مثبت تبدیلی ہے۔ ہماری حکومت نے United Nations میں 15 مارچ 2021 کو اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد پاس کروائی۔ یہ سارا subject اسلاموفوبیا کے متعلق ہے کیونکہ obviously اس سے وہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو attack کرتے ہیں۔ یہ 15 مارچ کو United Nations کی قرارداد کی روشنی میں عالمی دن کے طور پر منایا جائے گا۔ یہ ایک بہت بڑی contribution ہے۔ Former Prime Minister, Imran Khan نے ملک میں جب رحمت اللعالمین اتھارٹی بنائی، وہ ان ہی چیزوں کی طرف ایک قدم ہے۔ اس سے ہم اپنے اور باہر کے لوگوں کو ان کے بارے میں بتا سکیں گے کہ وہ ہمارے لئے کتنا اہم ہیں اور ان کی پورے عالم کے لئے کیا contribution ہے۔ ابھی سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن نے آسیہ کا ذکر کیا۔ میں ریکارڈ کے لئے یہ clarify کرنا چاہتا ہوں کہ اسے ہم نے نہیں بلکہ Supreme Court نے رہا کیا۔ ہر پارٹی کی high level leadership پر جس موضوع کے متعلق ایک clear approach ہے، وہ موضوع حرمت ناموس رسالت ہے۔ ہم سب نے بلا امتیاز چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہو، جیسے ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اس موضوع پر کوئی مخالفت نہیں ہے، ہم اسے ایک ایسے طریقے سے لے کر چلیں جس سے آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کر سکے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! جس طرح BJP جو انڈیا میں حکمران جماعت ہے، کی جانب سے محسن کائنات، اللہ کے پیغمبر اور رحمت اللعالمین کی شان میں گستاخی کی گئی ہے، یقین جانیں کہ ایوان میں موجود جتنے ہمارے مسلم سینیٹرز ہیں، جس طرح ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، اتنا ہم غیر مسلم سینیٹرز کو بھی افسوس ہوا ہے۔ ہمارے دل بھی دکھی ہوئے ہیں۔

(اس دوران ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر دنیش کمار: یہ BJP کا بیانیہ ہے۔ یہ ہندو مذہب کا بیانیہ نہیں ہے۔ ہندو مذہب نے ہمیں ہمیشہ یہ سبق دیا ہے کہ جتنا اپنے مذہب کا احترام کیا جاتا ہے اتنا دوسرے مذاہب کا احترام کیا جائے۔ ہم مودی اور RSS والوں کو اپنے مذہب سے نہیں ملاتے۔ یہ ان کی سوچ ہے۔ یہ انہی کا وتیرہ رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ مودی سوچ نے انڈیا میں اچھوت ہندوؤں پر بھی زندگی حرام کی ہے بجائے اس کے کہ وہ ان کے اپنے مذہب کے لوگ ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ انہوں نے اپنے ہندوؤں پر بھی ظلم کیا ہے۔ سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ مسلم امہ کے لئے ایک سیاہ دن ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ انسانیت اور پوری دنیا کے لئے سیاہ دن ہے کہ حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی جارہی ہے۔ میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ میں بچپن سے یہ دیکھتا آرہا ہوں اور پوری دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک سچا اور کمزور عقائد والا مسلمان دونوں اپنی جان، ماں باپ، اولاد اور قیمتی چیزوں سے زیادہ حرمت رسول ﷺ پر قربان ہو جاتا ہے۔ میں یہی چیز پوری دنیا کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس مت پہنچائیں۔ حضور پاک ﷺ نے ہمیشہ انسانیت کا درس دیا ہے۔ میں جب سیرت النبی ﷺ پڑھتا ہوں تو انہوں نے انسانوں کے ساتھ، ساتھ جانوروں پر بھی رحم کرنے کا کہا ہے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر مسلم پر ظلم ہوگا تو میں روز قیامت اس کا وکیل بنوں گا۔ اس سے اور بڑی بات کیا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح میں یہ بھی پڑھتا ہوں کہ ایک بڑھیا روز ان پر کچرا پھینکتی تھی۔ ایک دن اس بڑھیا نے کچرا نہیں پھینکا تو حضور ﷺ اس کی عیادت کرنے گئے کہ آج اس نے کچرا کیوں نہیں پھینکا۔ آپ ان کی برداشت دیکھیں۔

جناب! ہمیں یہ ساری دنیا کے دیگر مذاہب کو بتانا ہے کہ حضور ﷺ رحمت المسلمین نہیں بلکہ رحمت اللعالمین تھے۔ میں آپ کے توسط سے مودی سرکار اور پوری دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے ایک کروڑ غیور غیر مسلم عوام کے جذبات اتنے ہی مجروح ہوئے ہیں جتنا 21 کروڑ مسلم بھائیوں کے ہوئے ہیں۔ جس طرح سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے کہا کہ ہم احتجاج کریں گے، ہم

آپ کے احتجاج میں آپ کے ساتھ ہیں۔ پاکستان کا ایک ایک غیر مسلم بچہ احتجاج میں آپ کے ساتھ ہےاور میں آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ جب آپ Indian High Commission کی طرف جائیں گے تو دنیش کمار اس کی سربراہی کرے گا اور ہندوستان کو پیغام یہ دے گا کہ پاکستان کی ایک کروڑ غیر مسلم عوام آپ کی ان مذموم حرکتوں کے خلاف ہے اور آپ کو منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

جناب والا! آپ یہ یقین کریں کہ یہاں پر انور لعل دین بیٹھے ہوئے ہیں، کیشو بائی بیٹھی ہیں، کامران مائیکل بیٹھے ہوئے ہیں، گردیپ سنگھ بیٹھے ہوئے ہیں اور میں دنیش کمار کے سینے پر بھی وہی تیر چلا ہے جو کہ یہاں پر کامل علی آغا یا مولانا عطاء الرحمٰن کے سینوں پر چلے ہیں ہمیں بھی اتنی ہی ٹھیس پہنچی ہے اور جب میں نے یہ سنا تو یقین کریں میں رو پڑا تھا کہ کس خبیث نے اس طرح سے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ انسان کہلانے کے قابل ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ابھی سینیٹر دنیش کمار کی گفتگو سن رہا تھا، انہوں نے اپنی تقریر میں جن جذبات کا اظہار کیا ان سے دل کو بہت آسودگی ملی۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز دو تین اشعار سے کرنا چاہتا ہوں اور میں پھر بتاؤں گا کہ یہ اشعار کس شخصیت کے ہیں:

اسلام اے شمع انوار جہاں
اسلام اے راز دار کلفکاں
اسلام اے سید کون و مکاں
اسلام اے خواجہ پیغمبراں

اسلام اے شافع بے چارگاں

اسلام اے مالک ہر دو جہاں

ان اشعار میں آپ کو حضور سرور کائنات ﷺ سے جو گہری محبت نظر آتی ہے، جو ایک گہری عقیدت نظر آتی ہے، اس سے نظر آتا ہے کہ یہ اشعار دل سے کہے گئے ہیں اور یہ اشعار ایک ہندو شاعر کے ہیں جو ہمارے معزز چیف جسٹس بھی رہے رہیں، رانا بھگوان داس کے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس شخص کے سینے میں دل ہے، جس شخص کے سینے میں جذبات ہیں اور انسانیت کا درد ہے، جو شخص ہوش و حواس رکھتا ہے، عقل رکھتا ہے، کائنات پر غور و فکر کرتا ہے اور جس نے تاریخ کو پڑھا ہے، جس نے حضور سرور کائنات ﷺ کی حیات طیبہ کو دیکھا ہے وہ قطع نظر اپنے مذہب کے، چاہے وہ عیسائی ہے، ہندو ہے، مسلمان ہے یا کسی اور مذہب کا ہے، وہ انسانیت کے ناتے سے، بنی نوع انسان کے ناتے سے، حضور ﷺ کی جو شان ہے، جو رحمت ہے، جو ان کا بلند مقام ہے، جو رفعتیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی ہیں ان کا منکر نہیں ہو سکتا۔

میں آج یہ سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں اس ایوان میں، علامہ اقبال کا فارسی زبان میں ایک بہت مشہور و معروف قطعہ ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ علامہ کی کسی کتاب میں نہیں ملتا، علامہ کے تمام فارسی مجموعوں میں بھی نہیں ہے اور اردو کے مجموعات میں بھی نہیں ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں آج شاید چونکہ زیادہ وقت نہیں ہے تو میں ان کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ ایک لمبی تاریخ ہے لیکن اس قطعہ کو دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت کا دائرہ کتنا وسیع ہوتا ہے اور اس کے اثرات کتنے گہرے ہوتے ہیں، علامہ کہتے ہیں:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر

اے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے غنی ہے اور میں ایک ادنی سا فقیر ہوں

روز محشر عذر ہائے من پذیر

قیامت کا دن جب آئے تو میرے جواز میرے بہانے، میری گزارشات کو قبول کر لینا

ور حسابم را تو بینی ناگزیر

لیکن اگر تو میری معروضات قبول نہ کرے اور میرا حساب کتاب میرا نامہ اعمال دیکھنا ضروری سمجھے

از نگاہ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

تو خود بیشک دیکھ لینا لیکن حضور ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا

یہ ہے محبت کی وہ گہرائی جو ہر مسلمان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ جو شخص اس عظیم ہستی ﷺ کے بارے میں ناروا بات کہتا ہے، وہ اپنی عاقبت کو بھی خراب کرتا ہے اور دنیا کو بھی خراب کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس کسی نے ایسا کہا، اس کی مذمت کے لیے ہم ہزار قرار دادیں لے کر آئیں، اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔ میں انتہائی اختصار کے ساتھ سینیٹر روبینہ نے جو باتیں کہیں، ان کو میں second کرتا ہوں، کہ ہم قرار دادیں بھی پاس کر لیں گے، ہم آپ کی ہدایات کے مطابق اور مولانا صاحب کی تجویز کے مطابق مارچ بھی کر لیں گے، کاش جو محبت ہمیں حضور ﷺ سے ہے اور جس کا اظہار ہم اس وقت کر رہے ہیں، اس کو تھوڑا سا اپنی ذات پر نافذ بھی کر لیں لیکن اس کا نفاذ بہت مشکل ہے۔ اسوۂ حسنہ اور حضور ﷺ کی سیرت و کردار کے پیمانے کو چھونا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن اگر ہم صرف ایک چیز اپنا لیں، جو میں اس ایوان میں ہر روز دیکھتا ہوں، اور اس کا افسوس بھی ہوتا ہے، اور وہ ہے حضور ﷺ کی یہ تلقین کہ شائستگی سے بات کرو، خوش اخلاقی سے بات کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ایک حدیث ہے حضور ﷺ سے ایک شخص ملنے آیا اور جب حضور ﷺ نے اسے دیکھا تو حضرت عائشہ سے کہا کہ یہ شخص کوئی اچھا شخص نہیں ہے، یہ ایک برا شخص ہے لیکن جب وہ حضور ﷺ سے ملا تو حضور ﷺ نے بڑی خوش اخلاقی سے ، بڑی محبت سے اور بڑی خوش کلامی کے ساتھ گفتگو کی اور جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ تو کہہ رہے تھے کہ وہ بہت برا شخص ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ خوش کلامی ہمارے ایمان کا جزو ہے اور بدزبانی، بدکلامی اور ناشائستگی ہمیں اسلام سے دور لے جاتی ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ کم از کم اس ایوان میں اگر ہم آج قرار دادیں پاس کر لیں لیکن ایک قرار داد اپنے دل میں لے کر جائیں کہ ہم کم از کم اس صفت کو اپنائیں کہ ہم گریبان نہیں نوچیں گے، اونچا نہیں بولیں گے، بدکلامی نہیں کریں گے اور ناشائستگی نہیں کریں گےاور یہ بات میں دونوں اطراف کے لیے کہہ رہا ہوں۔ میرا اشارہ کسی ایک طرف نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ خراج عقیدت ہماری تمام تقاریر پر حاوی ہوگا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

Senator Bahramand Khan Tangi

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب عالی! ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو اللہ پاک نیست و نابود کرے۔ جناب چیئرمین! آپ نے اقوام متحدہ کے سامنے احتجاج کرنے کے لیے ایک ruling دی۔ جناب چیئرمین! میں اس بات پر آپ کو appreciate بھی کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ صرف United Nations کے سامنے ہی نہیں بلکہ میری درخواست ہوگی کہ پاکستان اور پاکستانی عوام کی طرف سے ایک ایسا پیغام جائے تاکہ کل کسی اور ملک میں کوئی اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی جرأت نہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقعے پر ہم politics سے بالا اور party politics سے بالاتر اور political point scoring سے باہر آئیں اور ہم پوری دنیا کو ایک پیغام دیں کہ پاکستان میں صرف مسلم کمیونٹی ہی نہیں بلکہ جیسے دنیش بھائی نے کہا، میں ان کو appreciate کرتا ہوں اور ان کی باتوں کو endorse بھی کرتا ہوں کہ پاکستان کی 22, 23 کروڑ عوام کی طرف سے یہ پیغام جائے تاکہ کل کسی بھی ملک میں ہمارے نبی ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر دلاور خان صاحب۔

Senator Dilawar Khan

سینیٹر دلاور خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بی جے پی کی مرکزی قیادت کی طرف سے جو بھی نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے میں اس کی مذمت کرتا ہوں، صرف مذمت ہی نہیں میں امت مسلمہ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح پچھلے دنوں افغانستان کے لئے اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا اسی طرح نبی ﷺ کے بارے میں جو گفتگو ہوئی ہے، اسی طرح امت مسلمہ کو اکٹھا کرکے ایک کانفرنس منعقد کی جائے اور اس میں پاکستان leading role ادا کرے۔

حضرت محمد ﷺ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اور آج الحمدللہ اسی اسلامی ریاست کی سرحدیں سنٹرل ایشیا، پاکستان تک ہیں اور آج ان کی برکتوں سے مسلمان کی حیثیت سے ہم اس آزاد ریاست میں رہ رہے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں عیسائی writer نے ایک کتاب لکھی ہے Hundred Great Personalities of the World جن میں figures کے حساب سے حضرت محمد ﷺ کا نام Number one, پر لکھا گیا۔

میں حیران ہوں کہ more than two billion یعنی دو ارب سے زیادہ لوگ مسلمانوں کی حیثیت سے دنیا میں رہ رہے ہیں، کسی مسلمان نے عیسائیت کے بارے میں، ہندومت کے بارے میں، بدھ مت کے بارے میں کبھی بھی نازیبا الفاظ ادا نہیں کئے۔ مجھے حیرانگی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ کبھی ڈنمارک میں گستاخانہ خاکے شائع ہوتے ہیں، کل پرسوں انڈیا میں بی جے پی کی مرکزی قیادت کے منہ سے ہمارے آقائے نامدار کے بارے میں گندے الفاظ نکلے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہم مسلمانوں کی کمزوری اور کمی کی وجہ سے اس طرح ہو رہا ہے۔ اگر ہمارے مسلمانوں میں، اتحاد، اتفاق جس طرح خلفائے راشدین کے وقت میں تھا، وہ چیز آجائے تو میرے خیال میں کسی کو یہ

جرأت نہیں ہو گی کہ ہمارے نبی کریم ﷺ یا ہمارے دوسرے، بڑے، بڑے زعماء کے بارے میں کوئی میلی آنکھ سے دیکھے یا نازیبا الفاظ استعمال کرے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح عرفان صدیقی صاحب نے فرمایا کہ آج کے بعد کم از کم اس حوالے سے، نبی ﷺ کی احادیث کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ ہم دونوں ، Treasury Benches and Opposition ایک دوسرے کے بارے میں اپنی تقاریر میں جب الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں تو کم از کم اس طرح ہو کہ باہر دنیا میں، نہ بیرون ملک اور نہ اندرون ملک یہ Upper House دوسرے لوگوں کے نزدیک تماشا نہ بنے۔ جو بھی issues ہوں ان پر بات کی جائے، ایک دوسرے کو سمجھائیں۔ ہمارے ہاں ویسے بھی ہماری معیشت کا یہی حال ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ یہ اسلامی ریاست جس میں آج ہم یہی request کر رہے ہیں کہ اس issue پر بھی leading role ادا کرے اور اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے کہ معیشت کی وجہ سے ہمارا وہ حال ہو جائے جس طرح previous دنوں میں سری لنکا کا ہوا۔ میں ان چند الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر زرقا تیمور صاحبہ۔

Senator Zarqa Suharwardy Taimur

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ میں بہت ہی عاجز اور ناچیز ہوں اور اس subject پر بولنا میری سعادت ہے کہ میں اس پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ نبی پاک ﷺ پر کروڑوں درود اور کروڑوں سلام ہوں۔ نبی پاک ﷺ کی تعریف میں یا ان کی عقیدت جو ہمارے دلوں میں ہے وہ ہم اپنے لبوں پر لا بھی نہیں سکتے۔ لیکن یہ جو ہندوستان میں جس طرح ہوا ہے، جس طرح بی جے پی اپنی ہندوتوا سوچ اور آر ایس ایس کی سوچ کے تحت پے در پے مسلمانوں کو target کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں وہ عیسائیوں کو بھی target کر رہے ہیں۔ جس طرح وہاں Gregory Stanton جو Genocide watch کو

preside کرتے ہیں، انہوں نے 19 جنوری کو کہا تھا کہ ہندوستان، کشمیر اور آسام میں genocide ہونے جارہا ہے تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کی طرف ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان میں جیسے مودی کی دوسری حکومت آئی، 2014 میں جب پہلی بار نریندرا مودی صاحب تشریف لائے تھے، ان کو پہلے Butcher of Gujrat کہا جاتا تھا، امریکہ میں ان کی entry banned تھی، وہ وزیراعظم بنے تو ان کے لئے سب دروازے کھل گئے۔ ان کو امریکہ ویزہ نہیں دیتا تھا لیکن جب وہ وزیراعظم بنے، پہلی term میں انہوں نے جو کیا لیکن 2nd term میں ان کی ہر قسم کی جو روک ٹوک تھی وہ ختم ہو گئی، 2nd term کے مسائل اسی قسم کے ہوتے ہیں لیکن اس کے بعد انڈیا کا unlawful Activities Prevention Act, Citizenship authorisation Act جس میں مسلمان جو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں ان کے حقوق بھی انہوں نے پامال کئے۔ جس طرح unlawful Activities Prevention Act کے through انہوں نے کشمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں کو target کیا، ہمیں ان چیزوں کو اجاگر کرنا چاہیے۔ اس میں وزیراعظم عمران خان کی بہت بڑی کاوش اور کامیابی ہے کہ انہوں نے پہلی دفعہ 9/11 کے بعد اسلام کے بارے میں جس قسم کے کلمات مختلف لوگوں نے کہے اور جو اسلاموفوبیا پر اقوام متحدہ میں ایک propaganda ہو رہا تھا، وہاں تین سال کی کاوش کے بعد resolution آنا اور پندرہ مارچ کو as the Day against Islamophobia accept ہونا بہت بڑی کامیابیاں ہیں۔

جس طرح او آئی سی کو اکٹھا کیا گیا، یہ بھی ایک زبردست کامیابی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پہلے یہ ہوتا رہتا تھا نبی پاک ﷺ کے نام کے ساتھ، ڈنمارک ہو یا UK ہو، ہر جگہ سے اس قسم کی ہرزہ سرائی ہوتی ہے تاکہ ہمارے دلوں کو ٹھیس پہنچائی جائے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ جب وہ ٹھیس پہنچاتے ہیں تو ہمارا reaction کیا ہے، کیا ہم اپنی املاک کو جلاتے ہیں؟ وہ ہمارا behaviour دیکھتے ہیں اور ساری دنیا دیکھتی ہے۔ اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہم نے constructive طریقے سے اس کو

channelize کرنا ہے جس طرح اسلاموفوبیا پر او آئی سی کانفرنس میں resolution لاکر ہم نے کیا۔ اس دفعہ آپ نے دیکھا کہ کس طرح قطر، بحرین، سعودی عرب اور ایران نے بھی اس پر بات کی ہے، ویسے یو اے ای کی ابھی تک آواز نہیں آئی۔

میری سب سے مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کا معجزہ سب سے بڑا یہ تھا کہ ان کا کردار، ان کا اسوۂ حسنہ دیکھ کر لوگ مسلمان ہوئے۔ مارٹن لنگز ایک کرسچن تھے جنہوں نے ان پر research کی اور پھر خود بھی مسلمان ہوگئے اور ان پر کتاب لکھی۔ اسی طرح محمد اسد ہیں۔ یہ سب لوگ نبی پاک ﷺ کے بارے میں جب پڑھتے ہیں، جب ان کی اخلاقیات سے impress ہوتے ہیں تو وہ بھی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ ہم اپنی اخلاقیات جو بہت نیچے گر چکی ہیں، ان کو اٹھائیں اور اسی اسوۂ حسنہ کو follow کریں۔ ہم اپنے behaviour سے اس قسم کی ہرزہ سرائی اور جو اس قسم کی زیادتیاں ہیں ان کو روک سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر طاہر بزنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! میں اس واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ چیئرمین صاحب! یاد رہے کہ جدید ہندوستان کے بابائے قوم، مہاتما گاندھی کو اس لئے قتل کیا گیا کیونکہ ہندو انتہاپسند یہ سمجھتے تھے کہ گاندھی جی مسلمانوں کے لئے ہمدردانہ رویّہ رکھتے ہیں۔ جناب! مسجد ہو، مندر ہو یا چرچ ہو، غرض سب کے مذہبی جذبات کا احترام ہونا چاہیے، یہ عالمی امن اور بین الاقوامی بھائی چارہ قائم کرنے کے لیے بھی نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان کے بڑے دماغوں نے اپنے ملک کے مذہبی اور ان کی جو ethnic position بنتی تھی، ان سب کو سامنے رکھ کر secularism کو اپنایا لیکن آج کے ہندوستان میں بالکل یہ صاف صاف نظر آرہا ہے کہ secularism زوال پذیری کی طرف سفر کر رہا ہے۔ اس کے جو نتائج نکلیں گے، میں نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ مودی

ہندوستان کے ساتھ وہی سلوک کر رہا ہے جو ضیاء الحق نے پاکستانی معاشرے کے ساتھ کیا۔ مختصر یہ کہ چونکہ بھائی چارگی اور مذہبی ہم آہنگی سے عالمی امن کو فروغ مل سکتا ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ عالمی برادری کی ذمہ داری بنتی ہے، UNO کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس واقعے کا سخت notice لیں۔ شکریہ، جناب۔

(اس دوران جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر سید شبلی فراز کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ پروفیسر ساجد میر صاحب۔

Senator Professor Sajid Mir

سینیٹر پروفیسر ساجد میر: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مرے رسولؐ کہ نسبت تجھے اجالوں سے
میں تیرا ذکر کروں صبح کے حوالوں سے
نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری
نہ تیری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے

جناب چیئرمین! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی محترمؐ سے عقیدت اور محبت، آپؐ سے وابستگی، یہ ایمان کی لازمی شرط ہے، ایمان کی بنیاد ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے آخری رسول ہیں اور ہماری مقتدہ اور ہمارے پیشوا ہیں اور ہم آپؐ کی امت ہیں۔ اس کی ایک دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ آپؐ کی عظمتِ کردار، آپؐ کا اسوہ حسنہ، آپؐ کی مبارک زندگی، اتنی مبارک، اتنی معطر اور اتنی پاک ہے۔ ہمارے لیے وہ اس طرح رہنمائی کا کام دیتی ہے کہ اس عظمتِ کردار کی وجہ سے بھی اپنوں نے بھی اور منصف مزاج پرائیوں اور غیروں نے بھی آپؐ کی عزت بھی کی ہے، آپؐ کا احترام بھی کیا ہے اور آپؐ سے محبت بھی کی ہے۔

اسی سلسلے میں دلاور خان صاحب نے Michael H. Hart کی کتاب "The Hundred" کا حوالہ دیا کہ اس نے پوری تاریخ میں سے سو چیدہ افراد جو مختلف fields, میدانوں میں انسانیت کی راہنمائی کرتے رہے اور انسانیت کے لیے ایک مشعل راہ کا کام دیتے رہے، ان کا انتخاب کیا۔ پھر ان سو افراد میں سے اس نے سوچا کہ top پر کس کو رکھوں۔ عیسائی یا عیسائیت سے وابستہ ہونے کے باوجود اس کے منصفانہ مزاج نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر کوئی شخصیت top پر رکھی جا سکتی ہے پوری تاریخ انسانیت سے تو وہ محمد رسول ﷺ ہیں۔ اسی طرح Britannica Encyclopedia حوالے کی ایک مستند کتاب ہے، اس کے چودھویں ایڈیشن میں نبی محترمؐ پر لکھتے ہوئے یہ جملہ لکھا گیا کہ "he is the greatest reformer, history has known". اسی طرح اس سے بہت پہلے، یہ لوگ، شاید ان کی وابستگی عیسائیت سے لیکن عقیدے اور امن کے اعتبار سے اس طرح کے عیسائی نہیں ہیں لیکن میں اس شخصیت کی بات کر رہا ہوں جو ایک متعصب عیسائی بھی تھا لیکن میں Thomas Carlyle کی ایک بات کر رہا ہوں جو انگریزی میں معروف Prose writer ہے، اس نے بہت پہلے Heroes of the History پر کتاب لکھی، کہ انسانیت کی تاریخ میں مختلف fields, میدانوں میں heroes کون ہیں۔ The Hero as King, The Hero as Conqueror and The Hero as such and such. جب اس نے The Hero as Prophet پر لکھنا چاہا تو حضرت عیسی علیہ السلام کی بجائے نبی محترمؐ کو "The Hero as Prophet" کے عنوان پر آپؐ پر لکھا اور دل سے لکھا، آپؐ کی عظمتوں، عظمتِ کردار کا اس نے بھی اعتراف کیا۔

ہماری کوتاہی یہ ہے کہ ہم نبی محترمؐ کی ذات مبارکہ کو اس طرح دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکے جس طرح ہمیں پیش کرنا چاہیے۔ اگر یہ ہم کر سکتے تو شاید اس طرح کے واقعات یا کارٹون بنائے جا رہے ہیں یا ابھی بھارت میں بی جے پی کے رہنماؤں کی طرف سے جو کچھ ہوا ہے، شاید یہ واقعات نہ ہوتے۔ اگر ہم آپؐ کی سیرت کو دنیا کے سامنے اس کے اصل رنگ میں پیش کرتے، اس

کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو بھی اس رنگ میں کچھ نہ کچھ رنگنے کی کوشش کرتے تو یہ صورت حال جس کا آج ہم کو سامنا ہے اور وقتاً فوقتاً سامنا ہوتا رہتا ہے، شاید وہ ہمارے سامنے نہ آتی۔

بہرحال، ان باتوں کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ بھارت میں بی جے پی کے ترجمانوں یا رہنماؤں کی طرف سے جو واقعہ ہوا ہے، یہ ان کی ذہنیت کا عکاس ہے، یہ ان کے ذہنیت کی گندگی کا عکاس ہے۔ اسی ذہنیت کی وجہ سے وہ پورے بھارت میں مسلمانوں کو دبا رہے ہیں، اسلام کے خلاف شوشے اٹھا رہے ہیں۔ ان کے تمام اقدامات میں یہی ذہنیت ہی کار فرما ہے۔ حتیٰ کہ وہ کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے ہیں، اس میں بھی دوسری چیزوں کے علاوہ یہ تعصب بھی کار فرما ہے۔

اس کے لیے نہ صرف پاکستان کو، پاکستان کی حکومت کو بلکہ پورے عالم اسلام کو اپنی آواز ایک مشترکہ platform پر، وہ OIC ہو یا کوئی اور platform ہو، اس پر مشترکہ ان کی آواز ببانگ دہل دنیا کو باور کرانا چاہیے اور بھارت کو بالخصوص باور کرانا چاہیے کہ نبی محمدؐ سے محبت اور ان کا احترام ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے، دل کا حصہ ہے۔اس پر کوئی compromise کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ ایک غیر مسلم نے اپنے کچھ غیر مسلم دوستوں کو جو United India میں آئے تھے، ایک انگریز اور اس کے کچھ دوست وہاں posting کے لیے، خدمات کے لیے جارہے تھے، وہ یہاں رہ چکا تھا، اس نے کہا کہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے، تم جو مرضی ان کے ساتھ زیادتی کرلو لیکن کبھی ان کے نبی کی گستاخی نہ کرنا کیونکہ اس نے ایک مثال دی کہ اگر ایک بدکار اور شرابی مسلمان بھی شراب پی کر نالی میں گرا ہو اور اسے پتا چل جائے کہ کوئی اس کے نبیؐ کی گستاخی کر رہا ہے تو وہ نالی سے باہر چھلانگ لگا کر آئے گا اور اس کا گلا دبوچے گا۔ اس میں کوئی امتیاز نہیں ہے، کوئی فرق نہیں ہے، تمام مسلمان اس پر متفق ہیں، یہ ان کے دل کی آواز ہے۔ اس دل کی آواز کا ترجمان ہماری حکومت کو بھی ہونا چاہیے اور تمام مسلمانوں کو بھی ہونا چاہیے اور دنیا کو باور کرانا چاہیے کہ اس پر ہم کسی کی دھمکی، کوئی گنجائش دینے یا compromise کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر قادر صاحب۔

Senator Muhammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (درود) جناب چیئرمین! کافی دوستوں نے اس سلسلے میں اظہار خیال کیا کہ بی جے پی کی ایک خاتون لیڈر نوپور شرما نے ایک بہت ہی گھٹیا اور نہ دہرانے والے الفاظ میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ جناب والا! ہم تمام مسلمان اس چیز پر متفق ہیں کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم اپنی ذات سے، اپنی اولاد سے، اپنی قریبی، پیاری چیز سے زیادہ محبت اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کرتے۔ نہ صرف محبت ہمارے بزرگ اور ہم خود بھی یہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہمارے ماں و باپ قربان۔ جب بھی کوئی غیر مسلم یا مختلف کمیونٹی کے لوگ ہمارے نبی پاک کے بارے میں اس طرح کی بات کرتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل خون کے آنسو روتے ہیں۔ یہاں پر میں ایک شعر پڑھوں گا۔۔۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

ہم مسلمان کمزور ہو چکے ہیں۔ ہم مسلمان متحد نہیں ہیں، ہم اکٹھے نہیں ہیں۔ ہم اگر متحد ہوں، کمزور نہ ہوں تو اس طرح ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار، کہیں ڈنمارک میں، کہیں سلمان رشدی، کہیں بے شرم نوپور شرما جیسی گھٹیا قسم کے لوگ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنی زبان نہ کھول سکیں۔ ان کو پتا ہے کہ مسلمان کمزور ہیں۔ مسلمان اس پر reaction زبانی کلامی کرتے ہیں، مسلمان اس پر کوئی practical step نہیں لے سکتے۔ مسلمان ممالک میں اتحاد نہیں ہے تو وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کی زبان درازی کرتے ہیں۔ ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ آپ نے یہ دیکھا کہ آر ایس ایس کے غنڈے، بدمعاشوں نے کشمیر میں لاکھوں مسلمانوں کے ساتھ کتنی ظلم و زیادتی کی۔ جناب والا! ہمارے لیڈر

عمران خان صاحب نے UNO جیسے اعلیٰ فورم پر جس strong طریقے سے، effective طریقے سے کشمیر کے مسلمانوں پر زیادتی کو اور مودی کے ظلم کو اجاگر کیا۔ پوری دنیا کو بتایا اور بڑے effective طریقے سے دنیا کے لیڈران کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر آپ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخی ہے اس کو آزادی اظہار رائے میں لپیٹ کر چلانے کی کوشش کریں گے تو یہ کسی صورت قبول نہیں ہے۔ نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کو بلکہ یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو قبول نہیں ہے۔

جناب والا! اس سے پہلے اور UNO کے effective forum پر جس میں more than 160 countries کی presentation اور دنیا کے لیڈران بیٹھے ہوں اس طریقے سے وہاں پر کسی نے strongly وہاں پر بات نہیں کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کم از کم چار پانچ منٹ کا وقت لیا اور لوگوں کو realize کروایا کہ جب بھی آپ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی کوشش کریں گے اس سے ہمارے دل خون کے آنسو روتے ہیں۔ اس کے لیے ہم اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جناب چیئرمین! میں اپنی مسلم دنیا کو یہ request کروں گا، اپنی سینیٹ کے ذریعے کہ ہمیں اس کے اوپر کوئی practical اور جامع پالیسی بنانی چاہیے تاکہ بار بار اس قسم کے بے شرم اور اس قسم کے گھٹیا لوگ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ ہم ان کو let them go کر دیتے ہیں، ان کو کوئی سزا نہیں ملتی ہمیں اس پر کوئی لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے تاکہ آئندہ کوئی deterrent ہو اس کو روکا جاسکے۔

جناب چیئرمین! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش ہونے پر، ہمارے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اپنی آوازیں دھیمی رکھیں تاکہ آپ کا ایمان سلب نہ ہو جائے، اس آیت کا مفہوم یہ تھا۔ ہمارے لیے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ان کی عزت، ان کی ناموس اس قدر عزیز ہے کہ ہم تمام لوگ اس پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ جناب والا! جس ملک میں کوئی یہ زیادتی کرتا ہے اس ملک کو بھی یہ realize کرنا چاہیے کہ اس وقت 1.8

25% or 24% of the total population is مسلمان ہیں۔ billion Muslim ان کو بھی یہ محسوس کرنا چاہیے کہ for nothing کیوں ہم پچیس فیصد آبادی کے دلوں کو خون کے آنسو رونے کا موقع دیتے ہیں۔ ان چیزوں کو روکنے کے لیے کوئی طریقہ کار بنانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ڈاکٹر ہمایوں۔ میری ایک requestہو گی مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ موضوع اتنا ہمارے دلوں کے قریب ہے اور ہم سب جتنی اس پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں کر سکتے ہیں لیکن چونکہ speakersبہت ہیں اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ وقت کو دیکھ لیں۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یاد رہے کہ ہم اس ہستی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کی شہادت کے بغیر آپ اسلام کے دائرے میں نہیں جا سکتے۔ وہ کیا ہے کہ؛

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اقبال شکوہ جواب شکوہ میں پہلے کہتے ہیں کہ

تیرے کعبہ کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
دی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

جواب شکوہ میں کہتے ہیں کہ

میرے کعبہ کو جبینوں سے بسایا کس نے
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے

تھے تو وہ آباء تیرے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پے ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

جناب چیئرمین! اس سے پہلے ایک دو دفعہ بات ہو چکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ ذات ہے جو ہمارے سامنے اسوہ حسنہ ہے۔ مطلب ہم نے اس کو follow کرنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کے بارے میں کیا کہا ہوا ہے؟ کیا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات جو انہوں نے جھوٹ بولنے کے بارے میں کہے ہیں، کیا ہم اس بات کو follow کر رہے ہیں؟ ملاوٹ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں۔ کیا ہم بحیثیت پاکستانی اس کو follow کر رہے ہیں۔ عدل وانصاف کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے تھے۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ نے بھی چوری کی ہوتی تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ آج ہم کہاں پر ہیں؟ کیا ہمارا عدل وانصاف اس قابل ہے کہ ہم اس ہستی کی باتوں کو follow کر سکیں۔ کیا ہم لوگ کارٹون یا اس قسم کی باتیں کرے گا تو کیا ہم صرف ملامت کریں گے۔ کیا ہم خالی گفتار کے غازی بنتے رہیں گے۔ کیا ہم کردار کے غازی نہیں بن سکتے۔ جب کفار مکہ نے آپؐ کے چچا ابو طالب کو ایک مرتبہ پھر دوسری مرتبہ کہا کہ آپ کے بھتیجے کیا کر رہے ہیں، ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ تو آپ کے چچا تھوڑے سے worried ہو گئے تھے کہ کہیں یہ ان کو نقصان نہ پہنچا دیں تو آپ نے ان کو کہا کہ اتمامت کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو میں تب بھی اس وقت تک اللہ کے بارے میں بتاتا رہوں گا جب تک ان سب کو پتا نہ چل جائے۔

جناب چیئرمین! یہ اس وقت کی بات ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لحاظ سے absolutely not کا کہا تھا۔ میں یہ مان ہی نہیں سکتا کہ میں اللہ کے حق کی بات کو نہ اٹھاؤں۔ پھر ہمارے بعض سینیٹر صاحبان نے ایک بات کی تو میں ہلکا سا touch کروں گا، عمران خان وہ شخص ہے جو اسی ہستی کو سامنے رکھتے ہوے، جس نظریہ پر اس ہستی نے مدینے کی ریاست کی بنیاد رکھی، عمران خان اپنے لحاظ سے اسی طریقے یا اسی طرز پر ایک ریاست بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور یہاں

پر ہم اس کا مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں، یہ وہی عمران خان ہے جو آج سے بہت عرصہ پہلے جب سیاست میں نہیں تھا اس نے اس forum پر جانے سے انکار کر دیا جہاں سلمان رشدی جیسے فضول انسان کو لوگوں نے invite کیا تھا۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم لوگ اپنے جو اعمال ہیں وہ تو حضور ﷺ کے کہنے کے مطابق نہیں بنا رہے، ہم جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں اور اس floor of the House پر بھی جھوٹ بولا جا رہا ہوتا ہے، پھر ہم کہتے ہیں کہ یار ہم اس بندے کی جن لوگوں نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کے بارے میں بات کرتے ہیں، کسی کے دل پر کیا اثر ہوگا، ہم نے اپنے آپ کو تو ٹھیک نہیں کیا، چھوٹی سی چیز ہے حضور ﷺ نے کہا صفائی رکھو نصف ایمان ہے، ہم لوگوں کے آپ وہ طریقے دیکھیں، ہم معاشرے میں کتنی صفائی کی بات کر رہے ہوتے ہیں، کتنی صفائی رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم سب کو مل کر قرارداد ضرور پیش کرنی چاہیے لیکن اس سے پہلے ہم لوگ اپنے آپ کو تو ٹھیک کریں جیسے کہ مجھ سے پہلے صدیقی صاحب اور سینیٹر صاحبہ نے کہا تھا، ہم اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتے، ہم لوگ کہاں پر غلط ہیں، اپنے آپ کو تو ٹھیک کریں تاکہ؛

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

وہاں تک تو لے کر جاؤ، پھر دیکھا جائے گا، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرے اور یقیناً ہم سب کے جذبات اسی طرح سے ہیں، جیسے باقی دوستوں کے جذبات تھے، یقیناً ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک نبی ﷺ کی محبت بلکہ محبت تو کم تر لفظ ہے، جب تک ہم اس عشق تک نہ چلے جائیں اور عشق بھی ایسا عشق جس میں نہ صرف اپنی جان، اپنے بچوں کی جان، اپنے ماں باپ کی جان، ہم اپنا سب کچھ اس پر لٹانے پر نہ آ جائیں،

اس وقت تک ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا، اس محبت کے حوالے سے اور ان کے آخری نبی ہونے کے حوالے سے بھی، یہ ہمارے ایمان کا ایک پیمانہ ہے یہ صرف ایک شخص کا نہیں ہے یہ میرا بھی ہے، آپ کا بھی ہے اور اس ایوان میں بیٹھے یا اس ملک میں رہنے والے یا اس دنیا میں رہنے والے ہر مسلمان کا اور بہت سارے غیر مسلمانوں کا بھی ایمان ہے۔

جناب والا! جب ہم اپنے نبی ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کی بات کرتے ہیں، محبت اور اس محبت میں بھی عشق کے درجے تک پہنچنے کی بات کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود یہ حرکتیں کیوں کی جاتی ہیں، کیوں ایسا کیا جاتا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ محبت میں تو ہم نبی ﷺ کے ساتھ اس آخری درجے تک چلے گئے مگر ہم نے ان کی سیرت کو follow کرنے میں شاید ابھی پہلا قدم نہیں اٹھایا، ہمارا قول و فعل کا جو تضاد ہے کہ محبت میں آخری حد تک، ان کے لیے جان دینے کے لیے تیار، اپنے بچوں کی جان قربان کرنے کو تیار، اپنے ماں باپ کی جان قربان کرنے کو تیار مگر جہاں پر ان کے کہے پر عمل کرنے کی بات آجائے گی، صرف ایک سچ بولنے کی بات آجائے گی تو میں شاید اس پر بھی تیار نہیں ہوں۔ جو لوگ یہ حرکتیں کرتے ہیں، BJP کی طرف سے یہ حرکت آئی اور لوگوں کی طرف سے بھی ایسی حرکتیں آتی رہی ہیں، ہمیں سلمان رشدی اور ہمیں وہ خاکے والے معاملات یاد ہیں شاید وہ میری محبت کو نہیں دیکھتے، میرے عمل کو دیکھتے ہیں، جس دن میری محبت میرا عشق اس عمل کی طرف روانہ ہوگیا، نبی ﷺ کے قدموں کے پیچھے چلنے کو روانہ ہوگیا تو یہ سب لوگ جو بدتمیزی کرتے ہیں، جو یہ حرکتیں کرتے ہیں جو فضول بکواس کرتے ہیں، شاید معاملہ وہیں پر رک جائے گا، میرے کردار کو دیکھ کر ان کو معلوم ہو جائے گا، نبی ﷺ کی عظمت کا احساس ہونے لگ جائے گا، کیوں کہ نبی ﷺ کی عظمت کا احساس اس وقت میرا یا میری طرح کے دوسرے مسلمانوں کا کردار ہی ہو سکتا ہے، ان کے لیے وہ ایک نمونہ ہو سکتا ہے اور جس وقت میں نے یہ کام کرنا شروع کر دیا تو سارے لوگ اس سے منع ہو جائیں گے۔

جناب والا! اس کا ایک اور پہلو ہے، یہ اس طرح سے کیوں کیا جاتا ہے؟ میں اس کو اپنے طور پر جو سمجھ پایا ہوں، یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ہم اس سے offend ہوں، ہمیں غصہ دلایا جائے، ہمیں اشتعال دلایا جائے اور اشتعال دلانے کے بعد پھر ہم کیا کرتے ہیں؟ خدانخواستہ کارٹون بنا کر وہ دوسرے ملک میں بیٹھ کر اشتعال دلاتے ہیں، سلمان رشدی جیسے لوگ اشتعال دلاتے ہیں، اس کے بعد میں اور آپ کیا کرتے ہیں؟ اپنے ہی ملک میں، اپنی ہی چیزوں کو، اپنے مسلمانوں کی ہی چیزوں کو اور اپنے ملکی لوگوں کی چیزوں کو آگ لگانا شروع ہو جاتے ہیں، ہم ان کو خراب کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ جو حرکت ہوتی ہے شاید اس لیے ہوتی ہے کہ جان بوجھ کر ہمیں offend کیا جائے، offend کرنے کا عمل تو چلیں ٹھیک ہے مگر شاید وہ اس پر سوچ نہیں پا رہے ہیں۔ جب BJP کی طرف سے یہ حرکت ہوئی تو شاید ان کے پاس سوچ نہیں کہ اس ملک میں رہنے والے بہت سارے لوگ بھی مسلمان ہیں، آج بھی مسلمان ہیں، مجھ سے اچھے مسلمان ہیں، شاید آپ سے بھی اچھے مسلمان ہوں اور باقی ساتھیوں سے بھی اچھے مسلمان ہوں گے، جو ان کے ملک میں رہ رہے ہیں۔ 1947 میں ان کی اسی congestion کی وجہ سے ان کا ملک ایک بار تقسیم ہو چکا ہے اور اگر وہ اس طرح سے کرتے رہیں گے، اگر congestion ختم نہ ہوئی تو ان کا ملک مزید تقسیم ہوگا، تقسیم در تقسیم ہوگا اور یہ congestion ان کے اپنے مفاد میں بھی نہیں ہے، وہ اس طرح کی جب بکواس کرتے ہیں، ہمیں تو offend کرتے ہیں، ہمیں تو خراب کرتے ہیں، شاید ہم کسی حد تک خرابی کی طرف چلے بھی جاتے ہیں مگر ultimately اس کا نقصان ان کے اپنے ہی ملک کو پہنچے گا، ہم سب کے جذبات اپنے نبی ﷺ پر، ہم سب کی جانیں قربان، ہمارے بچوں کی جانیں قربان، ہمارے خاندان کی جانیں قربان مگر ہمیں جو اصل چیز چاہیے کہ ہم ان کے footprints پر، ان کی سیرت پر تھوڑا سا عمل کی طرف چلیں، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ، آپ نے بہت اہم بات کی کہ ہمیں جو اصل challenge ہے وہ ان کی ذات، ان کی کہی ہوئی باتوں پر، سنت رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Senator Afnan Ullah Khan

سینیٹر افنان اللہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں سخت الفاظ میں condemn کرنا چاہتا ہوں جو BJP کے spokesperson کی طرف سے statement دی گئی، حضور ﷺ کی شان میں جو گستاخی کی گئی، میں اس کو سخت الفاظ میں condemn کرتا ہوں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دو ارب مسلمان دنیا میں آباد ہیں اور تقریباً 55 ملکوں میں مسلم majority میں رہتے ہیں، اس کے علاوہ مسلمانوں کی آبادی بہت سارے ملکوں میں موجود ہے لیکن ہمارے جو rights ہیں ان کی violation, مطلب ہر چوتھے دن کبھی کوئی ملک کرتا ہے تو کبھی کوئی ملک کرتا ہے، ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے، آپ اس حد تک دیکھیں جو western countries ہیں، جو developed countries ہیں وہاں پر human rights سے جانوروں کے حقوق کی طرف چلے گئے ہیں لیکن جو دو ارب مسلمان ہیں، ان کی جو feelings ہیں، ان کے جو جذبات ہیں، ان کا جو belief ہے، اس کی violation کو freedom of speech میں ڈال دیا جاتا ہے، یہ تو ہمارا freedom of speech ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ایک بڑا المیہ ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہی ہے کہ ہم متحد نہیں ہیں، ہم اپنے مفادات میں اپنی اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجدیں بنا کر بیٹھ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے اور ہم کچھ بھی نہیں کر پاتے، وہ ایک بار ہوتی ہے اور دوبارہ ہوتی ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس condemnation اور مذمتوں کے علاوہ اور کچھ کرنے کو نہیں ہوتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان معاملات کو condemnation سے آگے لے کر جانا چاہیے مثال کے طور پر اگر ہندوستان نے جو ابھی یہ معاملہ کیا ہے اور ہمیں معلوم ہے وہاں پر جو حکومت ہے وہ ایک

فاشسٹ حکومت ہے ان کے جو right wing Hindu nationalist ہیں، ان کی حکومت قائم ہے، انہوں نے ہندوستان میں بسنے والے تقریباً 20 کروڑ مسلمانوں کے اوپر پہلے بہت ظلم ڈھائے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت کی طرف سے کشمیر میں مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے وہ ساری دُنیا کے سامنے ہیں، پھر وہاں پر حجاب اور اذان ادا کرنے پر ban لگادیا گیا اور اب وہاں کے official spokesperson کچھ اور باتیں کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ معاملہ صرف condemnation تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ ہندوستان کا trade صرف GCC countries کے ساتھ تقریباً 90 ارب کا ہے اور اسی طرح ہندوستان میں، جی سی سی ملکوں سے tens of billions of dollars, remittances جاتے ہیں، ان تمام معاملات کو GCC, countries level پر بھی دیکھنا چاہیے اور OIC level پر بھی اس معاملہ کو اٹھانا چاہیے۔ آج ہمیں دیکھنا ہوگا کہ پاکستان کو کون کون سے punitive measures لینے چاہئیں تاکہ اُن تمام تر اقدامات کے تحت ہندوستان کو مالی نقصان پہنچایا جائے تاکہ آئندہ ایسی چیزیں نہ ہو سکیں کیونکہ ہندوستان کی ایک چھوٹی سی spokesperson نے ایسی حرکت کی اور ایسی سوچ ہندوستانیوں کے ذہن اور سوچ کی نمائندگی کرتی ہے اور آئے دن، ایک مختصر دورانیے میں ایک سوچ کے تحت ان کو دہرایا جاتا ہے۔ ہم تمام پاکستانیوں کو مل جُل کر ایسی efforts کرنا ہوں گی تاکہ ہم punitive measures لے سکیں اور ساتھ ساتھ جیسے پہلے بات کی، United Nations میں پہلے بات کی گئی اور یہ ایک بہت اچھی بات ہے کہ اس کو United Nations میں بھی اٹھایا گیا لیکن اس کے علاوہ دیگر غیر مسلم ممالک میں بھی ایسے قوانین بنانے چاہیں تاکہ ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی نہ ہو، میں آپ کو مثال دیے دیتا ہوں، آپ کو معلوم ہوگا کہ western countries میں یہودیوں کی بہت کم آبادی ہے، لیکن وہاں پر بہت سخت Anti-Semitism laws موجود ہیں۔ اُن ممالک میں کوئی بھی anti-Semitic بات نہیں کر سکتا۔ اسی طرح، ان laws کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کے متعلق بھی ایسے قوانین

بنانے کے لیے ہمیں کم از کم lobbying کرنی چاہیے تاکہ اس طرح کے قوانین لائے جائیں اور ان قوانین کے تحت نبی ﷺ کی شان میں گستاخی نہ کی جاسکے۔ دُنیا میں یہودیوں کی تعداد تو بہت کم ہے اُن کے مذہب کے لیے قوانین بھی ہونے چاہییں لیکن ہم تو دو ارب مسلمان ہیں اور ہمارے اور اس دُنیا میں ہمارے rights جانوروں کے برابر بھی نہیں ہیں۔ یہ ایک بہت افسوس ناک معاملہ ہے اور میں چاہوں گا کہ اس کو دو طرح سے دیکھا جائے ایک یہ کہ مسلمان ممالک کیا punitive measures لے سکتے ہیں in terms of financial values اور دوسری بات، اُن ممالک کو convince کیا جاسکے کہ ایسے قوانین اپنی پارلیمنٹ میں لے کر آئیں تاکہ اس کے تحت اس طرح کے واقعات دوبارہ رونما نہ ہو سکیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ثنا جمالی صاحبہ۔

Senator Sana Jamali

سینیٹر ثنا جمالی: میں ان incidents کو condemn کرتی ہوں کہ BJP کی ایک lady spokesperson نے کس طریقے سے ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں اتنے un-intentional words کا استعمال کیا۔ جناب چیئرمین! being a woman اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں عورت کو بہت زیادہ عزت دی گئی ہے۔ I am really surprised کہ BJP کی spokesperson کو اپنا mind set تبدیل کرنا ہو گا کیونکہ I would say that Hazrat Muhammad (PBUH) کی، کون کون سی attributes ہم آپ کے ساتھ discuss کریں۔ He was wise. He was gentleman. He was respectful. He was affectionate. He was loveable. ہم آپ سے نبی ﷺ کی کون کون سی attributes and qualities کا تذکرہ کریں کیونکہ words are less, vocabulary is less جو ہم اس کو phrase کریں۔

I am really surprised with BJP's spokesperson lady that Islam is a religion in which women are awarded much

respect, there is no comparison in other religion. I would like to quote the last sermon of Holy Prophet (PBUH), "Oh women! oh people, you have right over your wives; your wives have rights over you. Provide them proper food, clothing and shelter. Mr. Chairman, we need to change the mind set of this BJP criteria.

جناب! ایک اور aspect میں آپ سے discuss کرنا چاہ رہی تھی کہ یہ وہی انڈیا ہے جہاں پر کورونا میں Indian policemen roads پر نکل آئے تھے اور کہہ رہے تھے ask your God, ask your Holy Prophet Hazrat Muhammad (PBUH) کہ ہمارے area سے COVID eradicate ہو۔ مجھے تو انڈیا جانے کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن whenever I visited India جہاں پر مجھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت اجمیر شریف اور تاج محل جانے کا اتفاق ہوا، ادھر جب گاؤ ماتا آتی ہے اور کسی کے سامنے سے گزرتی ہے تو بطور ایک مسلمان کے، انڈیا میں بسنے والے تمام مسلمان ہندوستان میں رہنے والے ہندوؤں کے مذہبی عقائد کا بہت احترام کرتے ہیں۔

Why Indian people can't change their mind set? Why they can't respect our Prophet Muhammad (PBUH)? As our Chairman said, I will go to UN. Sir, we need to ask the Arab Parliaments? We need to ask the OIC leaders? We need to ask all Muslim Senators, parliamentarians that lets go together and made them realise that we Muslims are not sleeping alone, when we respect their religion they need to respect our Holy Prophet Muhammad (PBUH) and our religion.

Mr. Chairman, even if they don't respect Islam, they should realise that according to Article-9 of Human

Rights Convention, every person, in this world has right to speak, freedom of speech and this is the only religion which gives full liberty, so we need to make this lady realise even, if, she has any problem, we are ready to go to India and let her convince that why you are having this mind set when we are ready to respect your religion, whenever a Muslim girl/woman wears Abaya, they have got problem. So these are the things we have to change. We need to have an international think tank which should totally work on it, because we all Senators go abroad to international forums, CPA and APA, we should make them realise that we have to respect each other, we have to respect our religion. Mr. Chairman, thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب۔

Senator Gurdeep Singh

سینیٹر گردیپ سنگھ: جناب چیئرمین! آج کا دن ہمارے لیے بہت افسوس کا دن ہے، اس پر ہم جس قدر بھی مذمت کریں کم ہے۔ انڈیا میں محمد ﷺ کے بارے میں جو کہا گیا اس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں۔ انڈیا، دنیا میں مذہب کے نام پر دہشت گردی پھیلانا چاہ رہا ہے، انڈیا میں مسلمان اور سکھ minority میں ہیں، ابھی چند دن پہلے ہمارے سکھ بھائی سدھو موسے والا کو قتل کر دیا گیا، ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ انڈیا میں جو مودی کے ناپاک عزائم ہیں، ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم سب مذاہب کے ماننے والوں کو دُنیا میں امن کے لیے مل جُل کر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi

سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! ہم آج ایک ایسی شخصیت کے بارے میں بات کر رہے ہیں کہ جو وجہ تخلیق کائنات ہے، اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پوری کائنات کو وجود میں لانے کا مقصد آنحضرت ﷺ کی آمد تھی اور وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے تمام فرشتے ہر وقت ان پر درود سلام بھیجتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ صرف مسلمانوں کے پیغمبر نہیں ہیں بلکہ پوری کائنات کے لیے رحمت اللعالمین ہیں۔ BJP کے لوگوں نے آپ ﷺ کے بارے میں بات کی۔ ہندوستان سے دو آوازیں آئیں جو انتہائی مذمت کے قابل ہیں، ہندوستان میں ہی مختلف مذاہب کے لوگ جن میں سکھ، جین اور ہندو حضور ﷺ کے بارے میں بہت تکریم سے ذکر کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا benefit ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسا پیغمبر عنایت کیا ہے۔ جہاں تک ہماری efforts کا تعلق ہے کہ ہم کیا efforts کر سکتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں احتجاج وغیر سے نکلنا ہو گا۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے لیڈران مختلف اوقات میں ہر forums پر اس طرح کے سوال اٹھاتے رہے ہیں۔ 2012 میں President Zardari نے اسلاموفوبیا کا بہت تفصیل سے ذکر کیا۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری دنیا میں ایک قانون ہو جس میں کسی بھی مذہب کی، چاہے وہ سکھ مذہب ہو، چاہے وہ بدھ مت مذہب ہو اور چاہے Christianity ہو، کوئی بھی مذہب ہو، ان پر تنقید کرنا، ان کے لیے بد تمیزی کے الفاظ کہنے کو internationally, globally ایک جرم قرار دیا جائے۔ That would be my submission, we need to move on that اور ہماری جو بھی resolution وغیرہ ہے، we should put it and we should insist on this اور ہمیں مستقل آگے بڑھنا چاہیے اور ہمیں پوری طرح سے insist کرنا چاہیے، anti-money laundering کے بارے میں بھی laws بن جاتے ہیں، کچھ دیگر laws بن جاتے ہیں، ہر چیز پر laws بن جاتے ہیں،

یہ اتنی بڑی بات ہے کہ billions of people کی دل آزاری کی جاتی ہے and we have to have international law کہ جو اسے penalize کرے اور it should be acceptable and it should become implementable, practicable law for all the religions. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر کامران مائیکل صاحب۔

Senator Kamran Michael

سینیٹر کامران مائیکل: جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب! مودی سرکار کے ترجمان کی طرف سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ بیان دیا گیا ہے، ہم اپنے سنگین الفاظ میں اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں مسیحی قوم کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ مودی سرکار نے نہ صرف جب سے یہ BJP کی سرکار آئی ہے، اس نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ بھارت میں مسیحوں اور سکھ برادری کی بھی بہت دل آزاری کی ہے۔ انہوں نے گاہے بگاہے وہاں پر جو اقلیتیں بستی ہیں، ان پر جبر و ظلم کے پہاڑ ڈھائے ہیں اور آج اس وقت اس ایوان میں بیٹھے تمام اراکین، پاکستان کے تمام مسلمان بہن بھائی اور تمام مسلم امہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، ان میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ ہم اس طرح کے بیان دینے کے متحمل نہیں ہو سکتے کیونکہ آج دنیا global village کا حصہ بن چکی ہے، دنیا سمٹ کر اکٹھی ہو گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے بیانات دنیا کے امن کے لیے خطرہ ہیں، دنیا کے امن کو للکار رہے ہیں اور دنیا کا امن تباہ ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ذمہ دار وہ mind set ہے، وہ منفی سوچ کا رجحان ہے جس کی بنیاد مودی سرکار نے ڈالی ہے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ ہم جو الہامی کتابوں کے ماننے والے ہیں، ہم اپنے تمام نبیوں اور پیغمبروں کی شان کا احترام کریں، ان کی ذات کا احترام کریں۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی بھی کسی نبی اور پیغمبر کی شان میں گستاخی کرے۔ ہم نے ہر دور میں چاہے وہ گستاخانہ خاکوں کے بارے میں کوئی ایسا incident ہوا ہے، ہم نے اس کی پرزور الفاظ میں مذمت

کی ہے کیونکہ کسی بھی جگہ پر ایسے شر انگیزی پھیلانے والے واقعات ہو سکتے ہیں اور لوگ جنم لے سکتے ہیں، وہ دوسرے لوگوں کے دلوں کو مجروح اور ان کے جذبات کو مجروح کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو آج initiative لیا ہے کہ جمعہ کے دن ہم سب parliamentarians یہاں سے اپنا protest lodge کریں گے، ہم پیدل چلتے ہوئے بھارتی سفارت خانے کے سامنے جائیں گے اور اپنا protest lodge کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مل کر یہ پیغام دنیا کو دینا چاہیے کہ ہم امن پسند لوگ ہیں کیونکہ ہم نے عیدیں اور شب راتیں اکٹھی منائی ہیں۔ ہم نے کرسمس اور ایسٹر اکٹھے منائے ہیں، ہم نے ہولی اور دیوالی اکٹھی منائی ہے، ہم نے دس سہرا اکٹھا منایا ہے۔ ہم کیسے متحمل ہوں گے کہ مودی جیسے لوگ اور حواری جو شر پسند ہیں جو پاکستان نہیں بلکہ دنیا کا امن تباہ کرنے کے درپے ہیں، ہم ان کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ میں ہر چیز باور کرا دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی بھی صورت میں کسی بھی نبی اور پیغمبر کی شان میں گستاخی کو قبول نہیں کریں گے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر مشاہد حسین سید۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

Sir, what has happened in India, it is really worst kind of sacrilege, the worst kind of blasphemy, that has been committed against the core beliefs of 1.5 billion Muslims which is their faith in the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him). Sir, I remember when I was student in the United States, there was a book published by an American who was non-Muslim his name was Michael Hart, the book was “The Hundred” a ranking

of the influential personalities in the world history and on top of that ranking number one was, Michael Hart a Christian said, Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is the supreme personality produced in the history of mankind. And apart from the Prophet of the Almighty, he was also listed as a great leader, as a great law giver, as a great humanist, as a person who gave human rights, and as a person who gave a vision of tolerance and harmony. So, in that context the personality, the image, the role of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is not just confined to Muslims. I am so glad Senator Kamran Michael also mentioned that because like we are people of the book, we believe in the Prophets of other religions also including Holy Prophet Jesus (peace be upon him).

So, in that context what I would like to say is that what happened in India has, and they have merely suspended one person and expelled one person. Even in India, one of the top leaders Mayawati has said, this is not good enough, these people should go to jail who have committed this blasphemy and hurt the sentiments of not just the Muslims of India but Muslims all over the world. And we also commend the leadership in Kuwait, in Iraq, in Qatar, in Bahrain and Saudi Arabia who have taken strong decisions, they asked for the Indian Ambassador to be summoned and Qatar, you know, they are boycotting Indian goods. In Oman many of the Indian

workers have been expelled so, they have taken strong actions.

Sir, I would like to mention that this is a part of a pattern, Islam bashing, Muslims bashing and Islamophobia which is their state policy under Hindutwa regime of Modi and they are also indulging in genocide and ethnic cleansing of Muslims not just in occupied Kashmir but in different parts of India. So, this hatred and bigotry is now being expressed verbally also and also through concrete actions.

Sir, I would like to briefly propose what is the way forward and I would like to commend the previous Government that they did the right thing when they had the International Day of Islamophobia accepted by the United Nations on 15th of March, because that is very positive as it affects not one country, it affects the entire world especially the Muslim community.

Sir, three actions we can easily take immediately, Pakistan is the Member of the UN Human Rights Council, we should immediately call for convening an emergency meeting of the Human Rights Council which is in Geneva because this has hurt the human rights, the right to respect a religious personality, the core belief system is a human right and that has been undermined by what has happened in India by the ruling party, we should do that. This is number one and the number two is that there is a Commission for International Religious Freedom which is

headed by an American muslim Mr. Rashid Hussain. I think, you should lead a delegation, have a special envoy sent from the Parliament. Parliamentary diplomacy, it is not a question of Government and Opposition, it is a question of people of Pakistan because it has affected their core beliefs. So, the Parliament also should be active, we should send a special envoy to US Commission for International Religious Freedom that they should denounce this act of sacrilege. Sir, number third is that we are talking of anti-Semitism, we are talking of other countries, Muslims have numbers, they have affluence, they have little influence. Look at Israel, you cannot say a word against the holocaust because under their law, you will be arrested. They talk of freedom of speech in the West.

Sir, there are double standards, two teachers, one in America and one in England have been sacked from their jobs, because they said Putin is right on Ukraine. This is their freedom of speech, they said how dare you support Putin, how dare you don't follow the official line. So, I think this is very important that we take the RSS and BJP to the European Court of Human Rights, which has universal jurisdiction. If Gambia, a small country can take the Rohingya issue to the International Court and get justice, we can also do that, but mare resolutions, it's a good suggestion, you will walk to the Indian High Commission and so forth, but this is not good enough.

ہمیں strong stand لیناپڑے گاورنہ کہیں گے کہ مسلمانوں میں جان ہی نہیں ہے، یہ بس ہاتھ ملتے رہتے ہیں، رونا دھونا کرتے رہتے ہیں، آپ stand لیں، ٹکا کر issues پر بات کریں، جیسے اسرائیل کرتا ہے، دوسرے ممالک کرتے ہیں جہاں ان کے مفادات ہوتے ہیں اور یہ مفادات کا نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

There can be no compromise and we should take a strong stand and we should also be very careful that people in India, people like Mayawati and others have condemned this, so we welcome the stand of the non-Muslims on this issue also. Thank you very much.

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

(اس موقع پر جناب چیئرمین دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: نثار کھوڑو صاحب، نہیں ہیں۔ شفیق ترین صاحب، نہیں ہیں۔ ولید اقبال صاحب۔

Senator Walid Iqbal

سینیٹر ولید اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدوایاک نستعین۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میرے بہت سے فاضل دوستوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کلام اقبال سے کیا۔ مجھے اپنے سکول کے دنوں سے مولانا ظفر علی خان کی ایک مختصر نظم یاد ہے، جس کا عنوان ہے شان مصفطفیٰ۔ فرماتے ہیں:

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفیٰؐ
دیکھے کہ جبرئیل ہے دربانِ مصطفیٰؐ
اسلام کا زمانہ میں سکہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہیں یارانِ مصطفیٰؐ
میرے ہزار دل ہوں تصدق حضورؐ پر

میری ہزار جاں ہو قربانِ مصطفیٰؐ
رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفیٰؐ
لائے نہ کیوں نغمہ ملائک کو وجد میں
گاتا ہے جس کو بلبلِ بستانِ مصطفیٰؐ

جناب چیئرمین! BJP کے جو دو ترجمان ہیں، جنہوں نے توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔ دنیا بھر میں 1.9 ارب مسلمان ہیں جو کہ دنیا میں دوسرا بڑا عقیدہ رکھنے والے لوگ ہیں، ان کے جذبات کو جس طرح سے مجروح کیا ہے اسی طرح سے مجھے یقین ہے کہ آج یہ ایوان جو متفقہ قرار داد منظور کرے گا یہ اسی دکھ اور جذبات کو جو ٹھیس پہنچائی گئی ہے اس کی بھرپور عکاسی کرے گا۔ نہ صرف یہ توہین آمیز الفاظ اور یہ فعل بے پناہ قابل مذمت ہیں بلکہ انگریزی میں کہا جاتا ہے کہ to add insult to injury, اس کے بعد BJP نے جو بیان جاری کیا اور جو کارروائی کی کہ ایک اہلکار کو معطل کیا اور ایک جو خارج کر دیا اور جو مضحکہ خیز بیان BJP کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی عقیدے یا مذہب کی توہین کو denounce کرتے ہیں اور BJP کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جو کسی بھی community, کسی بھی سوچ، کسی بھی مذہب یا کسی بھی عقیدے کے خلاف چلتی ہو۔ Mr. Chairman, actions speak, louder than words اس سے زیادہ بات جو BJP کی statement میں آئی ہے کہ وہ ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں، اسے respect دیتے ہیں اور کسی مذہب کو oppose نہیں کرتے، یہ جو ان کی کارروائیاں ہیں جن کا کافی ذکر آ چکا ہے، کشمیر میں اقلیتوں کے خلاف جیسا کہ میرے فاضل دوست کامران مائیکل صاحب نے بھی کہا اور کچھ دیر پہلے سینیٹر زرقا نے بھی بتایا کہ شہریت کے جو قوانین پاس کیے گئے ہیں اور جس طرح سے وہ لوگوں پر گائے کو ذبح کرنے کے جھوٹے الزامات لگا کر انہیں persecute کیا جاتا

ہے، ان کی جانیں لی جاتی ہیں اور انہیں شہید کیا جاتا ہے۔ اس شرم ناک اور قابل مذمت کارروائی کے بعد اس سے زیادہ بڑا مذاق نہیں ہو سکتا کہ BJP نے جو بیان جاری کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جتنا زیادہ اور جس بھرپور طریقے سے اس کی مذمت کی جانی چاہیے، اتنے ہی بھرپور طریقے سے نبی کریم ﷺ سے اظہار عقیدت کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہاں پر علامہ اقبال کے بہت سے اشعار پڑھے گئے، میں ان کی زندگی کا ایک مختصر واقعہ بھی بیان کرتا ہوں جو میرے والد محترم جن کو پانچ سال اس ایوان کا رکن ہونے کا بھی اعزاز حاصل رہا، وہ اپنے والد علامہ اقبال کے حوالے سے اپنے بچپن کا بتاتے ہیں کہ مجھے ایک بار مسدس حالی پڑھنے کو کہا اور خاص طور پر وہ بند جب قریب بیٹھے ہوئے میاں محمد شفیع نے دہرایا، وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا، تو میرے والد علامہ محمد اقبال سنتے ہی آبدیدہ ہو گئے، ایک چھوٹا بچہ یہ محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد علامہ کو ہماری والدہ کی موت پر آنسو بہاتے نہ دیکھا، مگر قرآن مجید سنتے وقت یا اپنا کوئی شعر پڑھتے وقت، یا رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک کسی کی نوک زباں پر آتے ہی ان کی آنکھیں بھر آیا کرتی تھیں۔ یہی مسدس حالی جس سے علامہ اقبال کی آنکھیں بھر آیا کرتی تھیں، اسی کا اظہار عقیدت، اتنا ہی اظہار مذمت اتنا ہی اظہار عقیدت سے میں اجازت لیتا ہوں جس میں مولانا الطاف حسین حالی نے فرمایا:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
خطاکار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا

قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا

کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا

پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا

اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سلیم مانڈوی والا صاحب، motion move کریں۔

Motion moved under Rule 263 for Dispensation of Rules

Senator Saleem Mandviwalla: I, Senator Saleem Mandviwalla move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirement of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to move a resolution strongly condemning the derogatory remarks made by two office bearers of the Indian BJP Party about Prophet Muhammad (PBUH).

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: جی سلیم صاحب، براہ مہربانی resolution move کریں۔

Resolution moved by Senator Saleem Mandviwalla regarding strong condemnation of the highly sacrilegious remarks made by two senior officials of Indian ruling BJP against the Holy Prophet Muhammad (PBUH)

Senator Saleem Mandviwalla: Thank you, Mr. Chairman. The House expresses strong condemnation of the highly derogatory and sacrilegious remarks made by two senior officials of Indian ruling Bharitya Jantha Party (BJP) against the Holy Prophet Muhammad (PBUH). These derogatory remarks reflect the fascist face of Indian Government which deeply hurts the sentiments of the people of Pakistan, Muslims and respectful people across the world.

The Senate of Pakistan is deeply concerned at the rising communal violence and hatred against Muslims in India. Muslims are being systematically stigmatized, marginalized and subjected to a well-orchestrated state sponsored physical, economic, social and religious assault from radical mentality in India.

The Senate of Pakistan expresses its strong commitments towards defending Namoos-e-Risaalat of the Last Prophet Hazrat Muhammad (PBUH) at national, regional and international fora. The House reaffirms its Resolution No. 523 passed in the House on 30th May, 2022

against the spreading Islamophobia in Sweden and across the world.

The House unanimously demands the Government to take the following actions:

(i) Summon an emergency OIC Conference for recording strong condemnation and protest against the state sponsored anti-Islam and sacrilegious acts in India and call upon all Muslim states to carry out diplomatic, economic and political boycott of India;

(ii) Record strong condemnation and protest at United Nations Organisation against the spreading Islamophobia, anti-Muslim, anti-Islamic and fascist state sponsored policies in India and other states;

(iii) Mobilise all sources of internal and external publicity for protection of Namoos-e-Risaalat (PBUH) in Pakistan and across the world.

(iv) Carry out immediate trade boycott of India by banning all Indian products in Pakistani markets. Thank you.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously.

اس جمعہ کے دن اس کو ہم ان شاء اللہ Indian High Commissionمیں endorse بھی کریں گے۔جی سینیٹر دنیش کمار صاحب! کیافرمانا چاہتے ہیں؟

Point of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding gross violation for the appointment and selection of constables by Model Custom Collector, Quetta

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ میں کل کوئٹہ جارہا ہوں۔ بلوچستان کے 34 اضلاع ہیں۔ ان میں سے 20 اضلاع کے لوگوں نے مجھے شکایتیں دی ہیں کہ Model Custom Collector, Quetta نے گزشتہ سال سپاہیوں کی پوسٹیں announce کی تھیں۔ اس سلسلے میں ایک Selection Committee بنائی گئی ہے۔ اس Selection Committee نے Rules and Regulations کو violate کرکے اپنے الگ Rules and Regulations بنوائے ہیں جس سے ہمارے دور دراز اضلاع کے لوگوں کو، جنہوں نے apply کیا ہے، ان کو خدشہ یہ ہے کہ ایک دو مخصوص اضلاع کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ جس طرح Rules and Regulations کو violate کیا ہے، اس سے تقریباً 20 اضلاع کے لوگ آ ہی نہیں سکتے۔ جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ ان پر رحم کیجیے۔ آپ نے پہلے بھی ایک مرتبہ ruling دی تھی مگر وہ آپ کی ruling کو بھی bypass کر رہے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ Model Custom Collector Quetta کس طرح کا آدمی ہے کہ اس نے اس معزز ایوان کے چیئرمین صاحب کی ruling کو بھی bypass کیا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو ہم Chairman, FBR کے ساتھ take up کرتے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! اس پر seriously action لیں۔

جناب چیئرمین: Seriously کریں گے۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 9th June, 2022 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 9th June, 2022 at 10:30 a*.m.]*

----------Index

Index

Senator Dilawar Khan....13, 14
Senator Fawzia Arshad....10, 11, 12, 17
Senator Mian Raza Rabbani....17, 20
Senator Quratulain Marri....15
Senator Saleem Mandviwalla....85
Senator Seemee Ezdi....22, 23
جناب عبدالرحمٰن خان کانجو....11, 12
سینیٹر اعجاز احمد چوہدری....29
سینیٹر اعظم نذیر تاڑر....23
سینیٹر افنان اللہ خان....70
سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری....75
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی....55
سینیٹر پروفیسر ساجد میر....60
سینیٹر ثنا جمالی....73
سینیٹر دنیش کمار....50, 51, 87, 88
سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی....31
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم....9, 10, 25
سینیٹر روبینہ خالد....38
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور....57
سینیٹر سید شبلی فراز....48, 60
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی....40, 51
سینیٹر سیف اللہ سرور خان نیازی....45
سینیٹر سیمی ایزدی....22
سینیٹر عرفان الحق صدیقی....52
سینیٹر فیصل جاوید....22, 35, 37
سینیٹر قرۃالعین مری....16
سینیٹر کامران مائیکل....76
سینیٹر کامران مرتضیٰ....68
سینیٹر کامل علی آغا....42, 43
سینیٹر گردیپ سنگھ....75
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی....37
سینیٹر محمد طاہر بزنجو....60
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند....66
سینیٹر محمد عبدالقادر....63

سینیٹر مشاہد حسین سید 78
سینیٹر مشتاق احمد 26
سینیٹر عطاء الرحمٰن مولانا 47, 50
سینیٹر میاں رضا ربانی 18, 21, 22, 24
سینیٹر نثار احمد کھوڑہ 33, 34
سینیٹر ہدایت اللہ خان 45, 46
سینیٹر ولید اقبال 82
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 4, 7, 8
سینیٹر دلاور خان 56
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 5, 6, 7